خبر نامہ اکادمی

جلد: 18 | شمارہ نمبر: 10 تا 12 | اکادمی ادبیات پاکستان | اکتوبر تا دسمبر 2024ء

آذربائیجان کی عالمی ادبی کانفرنس میں صدر نشیں اکادمی کی شرکت

”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت محترمہ منیزہ شمسی سے مکالمہ

”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی سے مکالمہ

اکادمی ادبیات پاکستان اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے مابین مفاہمتی معاہدہ

صدر نشیں اکادمی ادبیات پاکستان کی امریکہ میں پاکستانی سفیر محترم رضوان سعید شیخ سے ملاقات

صدر ای سی آئی (تہران) اور افغانستان کے ماہر اقبالیات کی اکادمی ادبیات میں خصوصی آمد

اکادمی ادبیات پاکستان اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے مابین مفاہمتی معاہدہ

ہنوئے (ویت نام): اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے مابین مفاہمتی یادداشت پر دستخط کی پُروقار تقریب ویت نام کے دارُ الحکومت ہنوئے میں 15 اکتوبر 2024 کو منعقد ہوئی۔ اِس مفاہمتی یادداشت پر اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف جب کہ ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے صدر شاعر نُوون کُوانگ تھیو کے دستخط ثبت ہیں۔ ہنوئے میں منعقدہ اس تقریب میں پاکستانی سفیر جناب خدایار مرّی نے شرکت کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس مفاہمتی معاہدے سے دونوں ممالک کے ثقافتی و ادبی تعلقات بڑھیں گے اور عوامی سطح پر رابطے کی راہ ہموار ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اِس معاہدے کے تحت مندوبین کی باہم ترسیل، ادب پاروں کے باہم تراجم، اور ادبی اداروں کے باہمی روابط قائم ہوں گے۔ اُنہوں نے تقریب کے انعقاد کے لیے ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ فنونِ لطیفہ اور ادب کے میدانوں میں تعاون کے ذریعے انسانیت کے مشترکہ ورثے کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے مابین مفاہمتی یادداشت کی تقریب میں پاکستانی سفیر جناب خدایار مرّی اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے صدر شاعر نُوون کُوانگ تھیو

تقریب میں متعدد سفارت کاروں اور ویت نام کے شاعروں ادیبوں نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر شرکا کے لیے خصوصی طور پر پاکستان کے روایتی کھانوں سے تواضع کی گئی جس کا اہتمام ویت نام کے پاکستانی مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔

صدرنشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے لیے نیک خواہشات کا پیغام بھیجا اور ویت نام میں متعین پاکستانی مشن خصوصاً پاکستانی سفیر جناب خدایار مری اور محترمہ تسکین عمر کا شکریہ ادا کیا جن کی کاوشوں سے اس مفاہمتی یادداشت کو حتمی شکل دی جا سکی۔ انہوں نے کہا کہ اِس یادداشت کے تحت پاکستانی شاعری اور افسانوں کے نمائندہ فن پاروں کا ویت نامی زبان میں ترجمہ کرایا جائے گا تاکہ پاکستانی اہلِ قلم کو عالمی سطح پر شناخت حاصل ہو۔ اِسی طرح ویت نامی اہلِ قلم کی تحریروں کے اُردو تراجم پاکستان میں شایع کیے جائیں گے تاکہ پاکستانی اہلِ قلم اور قارئین عالمی ادب سے روشناس ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ باہمی تراجم کے علاوہ بھی اِس یادداشت کے تحت دونوں ممالک کے درمیان ادبی روابط سے متعلق مختلف النوع سرگرمیاں شروع کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ادب کے ذریعے پاکستان کا روشن چہرہ دُنیا کے سامنے پیش کرنا اور پاکستانی اہلِ قلم کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانا اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ترجیحات میں سے ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان اور ویت نام رائٹرز ایسوسی ایشن کے مابین مفاہمتی یادداشت پر دستخط کی تقریب میں شرکا کا گروپ فوٹو

صدرنشیں اکادمی ادبیات پاکستان کی امریکہ میں پاکستانی سفیر محترم رضوان سعید شیخ کے ساتھ ملاقات

واشنگٹن ڈی سی (امریکہ): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے دورہ امریکہ کے دوران واشنگٹن ڈی سی میں پاکستانی سفیر جناب رضوان سعید شیخ سے 18 اکتوبر 2024 کو ملاقات کی۔

ملاقات میں امریکہ کے متعلقہ ادبی اداروں اور اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے مابین ادبی و ثقافتی روابط قائم کرنے کے امکان پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اس وقت اکادمی ادبیاتِ پاکستان کئی ممالک بشمول چین، بلغاریہ، عمان، ویت نام اور آذربائیجان کے ساتھ مفاہمتی معاہدوں پر دستخط کر چکی ہے۔ تاہم فی الوقت ایسا کوئی معاہدہ کسی امریکی ادارے کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ صدرنشیں نے کہا کہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے ''شمالی امریکہ کی شاعرات'' کے عنوان سے منتخب نظموں کے تراجم کی کتاب شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ اکادمی ادبیات ''عصری امریکی شاعری'' اور ''امریکہ کی منتخب کہانیاں'' کے عنوان سے جدید امریکی کہانیوں کے تراجم شائع کر چکی ہے۔

انھوں نے کہا کہ امریکہ نے پاکستانی شعری انتخاب 2010 میں انگریزی میں شائع کیا تھا۔ امریکہ کے ساتھ مختلف ادوار میں مشترکہ علمی و ادبی منصوبوں پر کام ہوتا رہا ہے تاہم یہ سلسلہ اب تعطل کا شکار ہے۔ صدرنشیں نے محترم سفیر کو پاکستانی زبانوں کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے لیے اکادمی کے اقدامات سے بھی آگاہ کیا۔ جناب رضوان سعید شیخ نے پاکستان اور امریکہ کے درمیان ثقافتی و ادبی سفارت کاری کے فروغ کے لیے اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور ادبی منصوبوں کو آگے بڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف کی واشنگٹن ڈی سی میں پاکستانی سفیر جناب رضوان سعید شیخ سے ملاقات

باکو (آذر بائیجان) میں عالمی کانفرنس بہ عنوان "ایشیائی اقوام کا ادب: روایت اور جدید رجحانات"

نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی کانفرنس میں سٹیج کا منظر

باکو (آذر بائیجان): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشیں پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے آذر بائیجان نیشنل اکیڈمی اوف سائنسز کے ماتحت ادارے نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس بہ عنوان "ایشیائی اقوام کا ادب: روایت اور جدید رجحانات" 15 تا 18 دسمبر 2024ء میں پاکستان کی نمائندگی کی اور اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں پاکستان اور اکادمی کی نمائندگی کرتے ہوئے خیر مقدمی کلمات بھی پیش کیے۔ یہ کانفرنس آذر بائیجان کے دارالحکومت باکو میں واقع نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوئی جس میں آٹھ ایشیائی ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔ ان ممالک میں پاکستان کے علاوہ آذر بائیجان، ترکی، چین، جنوبی کوریا، ویت نام، قازقستان اور ازبکستان شامل تھے۔

کانفرنس کے پہلے روز افتتاحی اجلاس میں آذر بائیجان نیشنل اکیڈمی اوف سائنسز کے صدر جناب پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی کی صدارت میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام دیتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان موجود تہذیبی و ثقافتی اشتراک کا اعتراف کیا۔ انھوں نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور آذر بائیجان نیشنل اکیڈمی اوف سائنسز کے درمیان باہمی اشتراک و تعاون کی مفاہمتی یادداشت کے حوالے سے دونوں اداروں کے درمیان مشترک علمی و ادبی سرگرمیوں کی اہمیت کا ذکر کیا اور اس ضمن میں اکادمی کی جانب سے دستِ تعاون دراز کرنے کی پیش کش کی۔ نیز انھوں نے دونوں ممالک اور اقوام کے درمیان یگانگت اور محبت کی تحسین کرتے ہوئے آذر بائیجان کے عوام، بالخصوص نیشنل اکیڈمی اوف سائنسز کے صدر پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی، نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر پروفیسر مہمان حسین علی اور شعبہ علومِ شرقیہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر بدرخان احمد علی کا شکریہ ادا کیا اور انھیں اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے کتب اور یادگاری تحائف پیش کیے۔

نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی کانفرنس میں شرکا کا گروپ فوٹو

کانفرنس کے دوسرے سیشن میں چار متوازی اجلاس منعقد ہوئے جن میں مہمان مندوبین نے مقالات پیش کیے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف کے مقالے کا موضوع تھا:

"West in South Asian Muslim Discourse A Study of 18th century's Travelogues of Europe"

پہلے دن کا اختتام پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی کی جانب سے عشائیے پر ہوا۔

آذر بائیجان کے نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی کانفرنس میں، پاکستان میں آذر بائیجان کے سابق سفیر عین اللہ مدد علی، صدر نشیں اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کو اپنی کتاب پیش کر رہے ہیں

کانفرنس کے دوسرے روز سب سے پہلے مہمان مندوبین کو نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے شعبہ علومِ شرقیہ کا دورہ کروایا گیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں مختلف ایشیائی زبانوں کے خصوصی گوشے قائم کیے گئے ہیں جن میں ان زبانوں کی کتب اور دیگر نمائندہ اشیا رکھی گئی ہیں۔ ہر زبان اور اس کے ادب پر تحقیق کرنے والے محققین اس ادارے سے وابستہ ہیں۔ پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آذر بائیجان کے عوام اور خواص کے دل میں پاکستان کی خصوصی محبت موجزن ہے جس کا اظہار بار بار کیا جاتا ہے۔ اس محبت کا ایک اظہار شعبۂ علوم شرقیہ میں "پاکستان مرکز" کا قیام ہے۔ اس مرکز میں قائداعظم کی تصویر اور پاکستان کے جھنڈے کے علاوہ مختلف اہم شخصیات کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی ہیں اور اردو زبان کی اہم کتب بھی محفوظ کی گئی ہیں۔

اس ادارے سے وابستہ کئی محققین نے پاکستان اور بالخصوص اقبال پر دادِ تحقیق دے رکھی ہے۔ ادارے میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی مطبوعہ کتاب "اقبال۔ شخصیت اور فن" کا آذری زبان میں ترجمہ کروا کے شائع کیا ہے بلکہ ایک محقق ڈاکٹر بصیرہ عزیز علی نے اقبال کی زندگی پر خود بھی ایک کتاب آذری زبان میں تصنیف کی ہے۔ اس کے علاوہ اقبال کے معروف خطبات

"Reconstruction of Religious Thought in Islam"

کا بھی آذری میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک خاتون محقق پاکستان کے انگریزی ادب پر پی ایچ ڈی کا مقالہ تحریر کر رہی ہیں۔

نظامی گنجوی انسٹیٹیوٹ کے دورے کے بعد مندوبین کو ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی کی زیرِ قیادت نایاب درختوں کے ایک ذخیرے میں لے جایا گیا جہاں سب سے پہلے پاکستانی مندوب کی حیثیت سے صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ایک پودا لگوایا گیا۔ اس کے بعد ترکی اور چند دیگر ممالک کے مندوبین نے بھی پودے لگائے۔ اس کے بعد شہر کے مرکز میں واقع ایک شاہانہ عمارت میں قائم آذر بائیجان کے نیشنل اکیڈمی اوف سائنسز کے صدر کے دفتر میں کانفرنس کا اگلا سیشن شروع ہوا جس میں مختلف ممالک کے مندوبین نے اپنی اپنی زبان کی نمائندہ طویل لوک نظموں کے بارے میں مقالات پیش کیے۔ کانفرنس کے اختتام پر مندوبین کو صدر ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی کی جانب سے الوداعی نشان پیش کیے گئے۔

کانفرنس کے تیسرے روز ڈاکٹر نجیبہ عارف کی خصوصی خواہش پر انھیں باکو سٹیٹ یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کا دورہ کروایا گیا۔ شعبے کے صدر جناب پروفیسر ڈاکٹر مہدی کاظم اور ڈین اوف فیکلٹی اوف اورینٹل سٹڈیز پروفیسر عدن خاندان نے شعبہ اردو کے اساتذہ اور طلبہ کے ہمراہ ان کا خیر مقدم کیا اور انھیں شعبے کا دورہ کروایا گیا۔ نیز شعبے

کے طلبہ نے ان کے اعزاز میں ایک مختصر پروگرام بھی پیش کیا۔شعبہ اردو کی جانب سے اردو ادب کی تاریخ پر مبنی کوئی مستند کتاب بھیجنے کی سفارش کی گئی نیز طلبہ کی رہنمائی کے لیے دیگر امور بھی زیر بحث آئے۔شعبے کے استاد محترم ایل دوست نے اردو زبان سکھانے کے لیے مرتب کردہ اپنی کتب کا ایک سیٹ اور پروفیسر مہدی کاظم نے فارسی ادبیات پر اپنی ایک انگریزی تصنیف ڈاکٹر نجیبہ عارف کو پیش کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بھی اکادمی کے مجلہ ادبیات اور چند دیگر کتب شعبۂ اردو کے استفادے کے لیے پیش کیں۔

بعد ازاں، نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر، پروفیسر مہمان حسین علی سے ایک ملاقات میں دونوں اداروں کے درمیان جولائی 2024 میں ہونے والی مفاہمتی یادداشت کی مختلف شقوں پر عمل درآمد کے سلسلے میں باہمی مشاورت ہوئی اور ان شقوں کے مطابق عملی اقدامات کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ پاکستان میں آذر بائیجان کے سابق سفیر عین اللہ مدد علی نے بھی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے خصوصی ملاقات کی اور پاکستان کی سیاسی تاریخ سے متعلق اپنی کتاب پیش کی جس کا آذری زبان سے انگریزی میں ترجمہ زیر طبع ہے۔ آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف کو ادبی عجائب گھر کا دورہ کروایا گیا جہاں آذر بائیجان کے ادب کی تاریخ کے مختلف ادوار کو قالینوں، مصوری کے نمونوں، مجسموں، مخطوطات اور کتب سمیت دیگر نادر اشیا کی مدد سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس عجائب گھر کے نگران اور سابق سپیکر قومی اسمبلی جناب رافیل حسینوف کی طرف سے کتابوں کا ایک سیٹ ڈاکٹر نجیبہ عارف کو پیش کیا گیا اور مہمانوں کی کتاب پر ان کے دستخط حاصل کیے گئے۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشیں پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی کانفرنس میں خطاب کر رہی ہیں

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشیں پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے سبزہ زار میں پودا لگا رہی ہیں، ان کے ساتھ آذر بائیجان نیشنل اکیڈیمی اوف سائنسز کے صدر پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ حبیب علی بھی موجود ہیں

نظامی گنجوی انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی کانفرنس کے شرکا پاکستان کی طرف سے تحائف وصول کرنے کے بعد

سہ روزہ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول

اسلام آباد (10 نومبر 2024): صدرنشیں اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے تحت منعقد ہونے والے سہ روزہ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ 10 نومبر 2024 کو پیش کیا۔ انھوں نے ''پائیداری اور لفظ کے ذریعے بدلتی دنیا'' کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح بعض بڑے بڑے لفظ مثلاً جمہوریت، انسانی حقوق، قانون کی عمل داری وغیرہ اپنا اثر کھو رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی اور تمام اہل قلم برادری کی طرف سے دنیا بھر میں امن کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ فلسطین کی صورت حال ہرگز ''جنگ'' نہیں، بلکہ ''نسل کشی'' ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اکادمی کی چیئر پرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈی جی سلطان ناصر، ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ، اور ڈپٹی ڈائریکٹر اختر رضا سلیمی نے سہ روزہ میلے کے مختلف سیشنز میں شرکت کی۔ میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان کی مطبوعات کا سٹال بھی لگایا گیا جس سے قارئین ادب نے خوب استفادہ کیا۔ اکادمی ادبیات پاکستان ادب کے فروغ کے لیے تمام نجی اداروں سے ہر ممکن تعاون کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے تحت منعقد ہونے والے سہ روزہ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول کے اسٹیج کا منظر

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے تحت منعقد ہونے والے سہ روزہ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول کے اسٹیج کا منظر

سہ روزہ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشیں اکادمی ادبیات پاکستان خطاب کر رہی ہیں

نقد و تفہیم ادب کانفرنس، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

اسلام آباد (25 اکتوبر 2024): شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام نقد و تفہیمِ ادب کانفرنس کا انعقاد 25 اکتوبر 2024 کو کیا گیا جس کا مقصد پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کی یونیورسٹی سے مدتِ ملازمت مکمل کر کے سبک دوش ہونے پر ان کی علمی، ادبی اور تدریسی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنا تھا۔ اگست 2023ء میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی پہلی خاتون صدر نشیں کے طور پر تعینات ہونے سے قبل ڈاکٹر نجیبہ عارف مذکورہ یونیورسٹی میں بطور ڈین خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔

کانفرنس چار سیشنز پر مشتمل تھی جس میں ملک بھر سے نام ور علمی و ادبی شخصیات نے شرکت کی۔ انھوں نے ڈاکٹر نجیبہ کے اوصاف اور خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ معروف شاعرہ پروفیسر حمیدہ شاہین، معروف نقاد ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈائریکٹر آئی آر آئی ڈاکٹر ضیاء الحق، ڈین کلیہ زبان و ادب ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن، صدر شعبۂ اُردو ڈاکٹر کامران عباس کاظمی، ڈاکٹر حمیرا اشفاق، ڈاکٹر سائرہ بتول، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی سے صدر شعبۂ اُردو ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، نمل سے ڈین کلیۂ زبان و ادب پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی، صدر شعبہ پاکستانی زبانیں ڈاکٹر عابد سیال، الحمد اسلامک یونیورسٹی سے ڈین لینگویجز ڈاکٹر شیر علی، ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیاتِ پاکستان جناب سلطان ناصر، معروف افسانہ نگار و محقق و نقاد جناب محمد حمید شاہد، ادیبِ اطفال و افسانہ نگار محترمہ ثروت محی الدین، معروف انگریزی شاعر و دانشور جناب حارث خلیق، اور سابق سینیٹر جناب فرحت اللہ بابر مختلف سیشنز کے صدارتی پینل میں شامل تھے۔ ڈاکٹر غلام فریدہ، ڈاکٹر بی بی امینہ، ڈاکٹر غزل یعقوب، محترمہ ہاجرہ امینہ علی، جناب ذوالفقار علی سجاد، جناب علی عرفان، اور محترمہ خدیجہ طاہرہ نے مختلف سیشنز کے فرائضِ نظامت انجام دیے۔

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق نے انعقادِ تقریب کی اس کاوش کو سراہا۔ معروف نقاد ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ماہرِ لسانیات جناب رؤف پاریکھ اور جامعہ بنارس کے سابق استاد جناب سلمان آصف نے بہ وجوہ کانفرنس میں عدم شرکت کی بنا پر ویڈیو پیغام کے ذریعے ڈاکٹر نجیبہ کی تخلیقی و تحقیقی جہات کو سراہتے ہوئے انھیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف کے رفیقِ حیات جناب عارف جمیل اور فرزند محمد بن عارف نے بھی اظہارِ خیال کیا۔

علاوہ ازیں، ڈاکٹر نجیبہ کے شاگردوں ڈاکٹر شاہدہ رسول، جناب عبداللہ عتیق، جناب اصغر بشیر، محترمہ عاصمہ کبیر، محترمہ صفیہ کوثر، محترمہ رُوبینہ شاد اور محترمہ عظمیٰ جبین نے ان کی تدریسی اور تخلیقی خدمات کے ضمن میں اپنے تاثراتی مضامین پیش کیے۔ ڈاکٹر نجیبہ کی تدریس سے فیض یاب ہونے والے ممتاز سکالرز جناب الفت عباس، جناب علی عرفان اور محترمہ یاسمین اختر نے اپنی استادِ پُروقار کے لیے مدحیہ منظومات پیش کیں۔ کئی دیگر شاگردوں نے ڈاکٹر صاحبہ کی تخلیقی و تحقیقی ہمہ گیری کو موضوع بناتے ہوئے اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ ڈاکٹر نوشین قمر، محترمہ اسما طاہر، جناب عبداللہ نعیم رسول، ڈاکٹر عمارہ علی اور ڈاکٹر اکرام قریشی نے ڈاکٹر نجیبہ کی تخلیقی جہات پر مقالات پیش کیے۔

پروفیسر ڈاکٹر ضیا الحسن نے میڈم کی فکری سنجیدگی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بہ طور خاص گفت گو کا حصہ بناتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر نجیبہ کی فکری وسعت ان کی فطری صلاحیت افسانہ نگاری میں زیادہ ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ان کے پاس امکانات کے کئی پوشیدہ زاویے موجود ہیں، اُردو فکشن کو عالمی فکشن کے ہم پلہ بنانے کے لیے ایسے ہی فکری امکانات کی ضرورت ہے۔ پروفیسر جناب جمیل اصغر جامی نے غزہ کی موجودہ تشویش ناک صورت حال پر ڈاکٹر صاحبہ کی جرات مندانہ فکر انگیز کاوشوں کو سراہا۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ہم کار جناب سلطان ناصر نے ان کی زیرِ قیادت کام کرنا اپنی خوش بختی سمجھتے ہوئے ان کی شخصی اور علمی و ادبی ہمہ گیری پر اظہارِ خیال کیا۔ جناب احمد شجاع سید نائب صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور اُردو زبان کی معروف شاعرہ کشور ناہید نے اپنے تحریری پیغامات کے ذریعے ڈاکٹر صاحبہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

بزرگ محقق اور عالم ڈاکٹر معین الدین عقیل نے ویڈیو پیغام کے زریعے ڈاکٹر نجیبہ عارف کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ جناب احمد شجاع سید نے بہ حیثیت انسان ان کے کرداری اوصاف کی تحسین کے ساتھ تخلیقی اور ادبی سطح پر ان کی صلاحیتوں اور کاوشوں کو سراہا۔ اختتام پر کانفرنس کی مہمانِ خاص ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے تاثرات و احساسات کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ ان محبتوں کے لیے ممنون ہیں جو آج اس کانفرنس کے انعقاد کی صورت میں وہ محسوس کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر کامران عباس کاظمی نے کانفرنس کا اختتام کرتے ہوئے مہمانِ خاص ڈاکٹر نجیبہ عارف، دیگر مہمانان اور حاضرین کو ہدیۂ تشکر پیش کیا۔

شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام منعقدہ ''نقد و تفہیمِ ادب کانفرنس'' کے اختتامی سیشن میں جناب حارث خلیق، محترمہ ثروت محی الدین، ڈاکٹر نجیبہ عارف، جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر جمیل اصغر جامی اور جناب سلطان ناصر اسٹیج پر

''نقد و تفہیمِ ادب کانفرنس'' میں ڈاکٹر نجیبہ عارف خطاب کر رہی ہیں

شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام منعقدہ ''نقد و تفہیمِ ادب کانفرنس'' کے افتتاحی سیشن میں محترمہ شاہدہ رسول، ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ، ڈاکٹر نجیبہ عارف، پروفیسر حمیدہ شاہین، ڈاکٹر ضیاء الحسن اور سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر اسٹیج پر بیٹھے ہیں

شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام منعقدہ ''نقد و تفہیمِ ادب کانفرنس'' کے شرکا

ترکیہ کے سفارتخانے کے زیر اہتمام قائداعظم کے 148ویں یوم پیدائش کے موقع پر تقریب

اسلام آباد(26دسمبر 2024) : پاکستان میں ترکیہ کے سفارتخانے کے زیر اہتمام قائداعظم محمد علی جناح کے 148ویں یوم پیدائش کے موقع پر تقریب منعقد ہوئی۔تقریب میں ڈاکٹرنجیبہ عارف،صدرنشیں،اکادمی ادبیات پاکستان نے بطور مہمان مقرر شرکت کی۔اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشیں، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے قائداعظم محمد علی جناح کے 148ویں یوم پیدائش کو عقیدت و احترام کے منانے پر ترکیہ کے سفارت خانے کا شکریہ ادا کیااور قائداعظم کی دور اندیش قیادت کو خراج تحسین پیش کیا۔

ترکیہ سفارتخانے میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹرنجیبہ نے بانی پاکستان کے لازوال ورثے پر روشنی ڈالی اور بے پناہ چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے مسلمانوں کے لیے ایک وطن کی تخلیق کے لیےان کی انتھک لگن کا تذکرہ کیا۔

ڈاکٹرنجیبہ عارف نے کہا کہ انھوں نے پاکستان کا تصورایک جمہوری ریاست کے طور پر دیا جس میں قانون اور انسانی حقوق کی حکمرانی ہو، جہاں مسلمان اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں اور تمام مذاہب کے لوگ پرامن طور پر ایک ساتھ رہ سکیں۔ان کے نمایاں کردار کی عکاسی کرتے ہوئے، انھوں نے جناح کو اٹل اصولوں، فکری ذہانت اور گہرے عزم کا رہنما قرار دیا۔ڈاکٹرنجیبہ عارف نے پاکستان اور ترکیہ کے درمیان تاریخی اور پائیدار تعلقات کی طرف بھی توجہ مبذول کروائی اور ان کی مشترکہ اقدار اور باہمی احترام پر زور دیا۔انھوں نے پاکستان کے ساتھ مضبوط تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ترکی کے عزم کے ثبوت کے طور پر دو طرفہ تعلقات کو بڑھانے کے لیے سفیر عزت مآب عرفان نذیر واوغلو کی کوششوں کا اعتراف کیا۔ڈاکٹر نجیبہ نے اپنے اختتامی کلمات میں شہریوں پر زور دیا کہ وہ قائداعظم کے وژن سے تحریک لیں اور پاکستان کے خوشحال اور جامع مستقبل کے لیے اجتماعی طور پر کام کریں۔

پاکستان میں ترکی کے سفارتخانے میں منعقدہ تقریب کے شرکا کا گروپ فوٹو

اسلام آباد کالج برائے طالبات F-7/2 میں صدرنشیں اکادمی ادبیات کا دورہ

اسلام آباد کالج برائے طالبات میں منعقدہ تقریب میں شرکا اور طالبات کا گروپ فوٹو

اسلام آباد(27دسمبر 2024) طالبات کونسل کونسل کے نومنتخب عہدہ داران اور نمائندگان کے لیے ایک پروقار تقریب 27دسمبر 2024 کو اسلام آباد کالج برائے طالبات F-7/2 کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی تقریب کی مہمان خصوصی اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹرنجیبہ عارف تھیں۔انھوں نے کالج کی نومنتخب کونسل کے عہدے داران سے حلف لیا اور اپنے خطاب میں کالج کی انتظامیہ، اساتذہ اورطالبات کے کردار کو خراج تحسین پیش کیا۔ان کا کہنا تھا کہ اس کالج کی تاریخ شاندارعلمی وادبی روایات کی امین ہے اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات اس وقت نہ صرف ملک بھر میں بلکہ پوری دنیا میں اعلیٰ پیشہ وارانہ مناصب پر فائز ہیں۔اس کالج کی تہذیبی فضا طالبات کے کردار کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے ہمیشہ مفید و معاون ثابت ہوتی ہے جس کا ایک ثبوت یہ تقریب بھی ہے۔

انھوں نے بتایا کہ وہ بحیثیت لیکچرر اس کالج سے 12سال تک وابستہ رہیں اور اس ادارے کی یادیں ہمیشہ ان کے لیے خوشگوار اور قیمتی رہی ہیں۔انھوں نے کامیابیوں، انسانی اقدار اور اسلام آباد کالج برائے طالبات کے نظم و ضبط کے ماحول کو بھی سراہا۔انھوں نے نوجوان سامعین سے کہا کہ وسائل کی کمی یا زندگی میں مشکلات سے گھبرائیں نہیں بلکہ زندگی میں عظیم کام حاصل کرنے کے لیے خالص دل کے ساتھ محنت اور ثابت قدم رہنا چاہیے۔

بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ”مصنوعی ذہانت کے عہد میں زبان وادب اور لسانیات کی جستجو“

راولپنڈی(12دسمبر 2024):فاطمہ جناح یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی کے زیر اہتمام بین الاقوامی کانفرنس بعنوان”مصنوعی ذہانت کے عہد میں زبان وادب اور لسانیات کی جستجو“

International Conference on Digital Landscapes: Exploring Literature, Language,and Linguistics in the Age of Artificial Intelligence(ICDL 2024)

منعقد ہوئی۔

کانفرنس میں ڈیجیٹل تبدیلیوں کے اثرات کو ادب، زبان اور لسانیات کے تناظر میں دیکھا گیا۔اس کانفرنس کا مقصد اس امر کی تحقیقات کرنا تھا کہ ڈیجیٹل اسپیس کس طرح مواصلات، ادب اور لسانی نمونوں کو نئی شکل دیتی ہے، اور کس طرح مصنوعی ذہانت (AI) ان شعبوں کو متاثر کرتی ہے۔

کانفرنس میں ڈاکٹرنجیبہ عارف، صدرنشیں، اکادمی ادبیات پاکستان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور خطاب کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر پیٹریشیا پیشی، یونیورسٹی آف اوریگون، امریکہ اور جیرالڈ فرینک، ریجنل انگلش لینگوئج آفیسر، ایمبیسی آف امریکہ، اسلام آباد، نے کلیدی خطبات پیش کیے۔اس موقع پر یونیورسٹی کے طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

فاطمہ جناح یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کے اسٹیج کا منظر

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے بی ایس کے طلبہ وطالبات کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(05 نومبر 2024): قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے بی ایس کے طلبہ وطالبات نے 5 نومبر 2024 کو ڈاکٹر واحد بخش بزدار اور ڈاکٹر منظورِ ویسریو کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ اور ڈپٹی ڈائریکٹر تحقیق و ترجمہ جناب اختر رضا سلیمی نے طلبہ وطالبات کو اکادمی کے اغراض و مقاصد، ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے اقدامات، ادبی سرگرمیوں، مطبوعات، مختلف ممالک کے ساتھ باہمی ادبی روابط، اور رواں اور مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ طلبہ وطالبات نے ایوانِ اعزاز اور اکادمی کے دیگر شعبوں کا بھی دورہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی لی۔ دفد کے سربراہان ڈکٹر واحد بخش بزدار، ڈاکٹر منظور ویسریو اور طلبہ نے اکادمی کی کارکردگی کو سراہا اور میزبانوں کا شکریہ ادا کیا۔

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے بی ایس کے طلبہ وطالبات کا دورۂ اکادمی

نسلِ نَو مشاعرہ اور مذاکرہ بعنوان اکیسویں صدی کا ادبی منظرنامہ

اسلاٰم اباد(15 نومبر 2024): ادارہ تعلیم وآگاہی کے تحت منعقد ہونے والے سالانہ سہ روزہ پاکستان لرننگ فیسٹیول میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی طرف سے 15 نومبر 2024 کو ”نسل نَو مشاعرہ“ اور مذاکرہ بعنوان ”اکیسویں صدی کا ادبی منظرنامہ“ منعقد ہُوئے۔

ان دونوں تقاریب میں 40 سال سے کم عمر کے نمایاں اہلِ قلم نے اپنا کلام اور آراء پیش کیں۔ اکادمی ادبیات کے انچارج پروگرامز جناب عمار علی یاسر نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر سرمد سروش نے کی جبکہ مہمانانِ خصوصی جناب کاشف شاہ، جناب ذیشان حیدر، اور جناب سعید شارق تھے۔ مشاعرے کی نظامت جناب سلطان غلام دستگیر احد نے کی۔ دیگر شعرائے کرام میں محترمہ روبینہ شاد، جناب حسن علی، جناب حمزہ میر، محترمہ خدیجہ طاہرہ، اور جناب احمد محمود شامل تھے۔

مذاکرہ بعنوان ”اکیسویں صدی کا ادبی منظرنامہ“ کے شرکا میں ڈاکٹر سرمد سروش (نظم)، جناب سعید شارق (غزل)، محترمہ خدیجہ طاہرہ (ترجمہ)، اور محترمہ آمنہ بتول (ناول) نے اپنے اپنے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مذاکرے کی نظامت کے فرائض محترمہ فائزہ ارشد نے سرانجام دیے۔

پاکستان لرننگ فیسٹیول میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی طرف سے ”نسل نَو مشاعرہ“ اور مذاکرہ بعنوان ”اکیسویں صدی کا ادبی منظرنامہ“ کے اسٹیج کا منظر

قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ بزنس منیجمنٹ کے طلبا وطالبات کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(10 دسمبر 2024): قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ بزنس منیجمنٹ کے طلبا وطالبات نے 10 دسمبر 2024 کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے وفد کو خوش آمدید کہا اور انھیں اکادمی کے اغراض و مقاصد، نیز پاکستانی ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے اکادمی کے اقدامات سے آگاہ کیا۔ انھوں نے اکادمی کی مطبوعات اور دیگر ممالک کے ساتھ ادبی روابط اور خاص کر نسل نو کو ادب کی طرف راغب کرنے کے حوالے سے اکادمی کے منصوبوں کا ذکر کیا۔ آپ نے نوجوان لکھاریوں کی حوصلہ افزائی اور ترقی کے لیے اکادمی کے تحت منعقد کی گئی ادبی سرگرمیوں اور اس حوالے سے مستقبل کے منصوبوں خاص طور پر ”نوجوان اہل قلم کے بین الصوبائی اقامتی منصوبے“ پر جو 15 تا 26 جنوری 2025 منعقد ہو گا، تفصیلی گفتگو کی۔ طلبہ نے اکادمی کے مختلف شعبوں، پاکستانی زبانوں کے ادبی میوزیم۔ (زیرِ تعمیر)، کتاب گھر، رائٹرز ہاؤس، احمد فراز لائبریری، فیض احمد فیض آڈیٹوریم اور ایوانِ اعزاز کا دورہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ طلبا نے اکادمی کے نوجوانوں کے لیے خصوصی منصوبوں میں شمولیت کا ارادہ ظاہر کیا۔ آخر میں انھوں نے اکادمی کے ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ کا شکریہ ادا کیا۔

قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ بزنس منیجمنٹ کے طلبا وطالبات کا دورۂ اکادمی

یوم اقبال کی مناسبت سے تقریب بعنوان "مسئلہ فلسطین : فکرِ اقبال کے تناظر میں"

یوم اقبال کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں ڈاکٹر عابد سیال، ڈاکٹر جمیل اصغر جامی، جناب سلطان ناصر، ڈاکٹر شاہد اقبال کامران اور جناب اعجاز رحیم

اسلام آباد(13 نومبر 2024) : اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام یوم اقبال کی مناسبت سے تقریب بعنوان "مسئلہ فلسطین : فکرِ اقبال کے تناظر میں" 13 نومبر 2024 کو منعقد ہوئی۔ صدارت جناب اعجاز رحیم نے کی جب کہ ڈاکٹر جمیل اصغر جامی اور ڈاکٹر شاہد اقبال کامران مہمانانِ خصوصی تھے۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات ادا کیے۔نظامت ڈاکٹر عابد سیال نے کی۔

جناب سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات میں تقریب کے شرکا کا شکریہ ادا کیا کہ وہ مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ یک جہتی کے اظہار اور مصورِ پاکستان کو خراجِ عقیدت پیش کرنے تشریف لائے۔انھوں نے کہا کہ اکادمی نے اپریل میں "صد سالہ جشنِ بانگِ درا" کا اہتمام بھی کیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ اکادمی نے حال ہی میں سہ ماہی "ادبیات" اور "ادبیاتِ اطفال" کے فلسطین نمبرز دو دو جلدوں میں شائع کیے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مسئلہ فلسطین نہ صرف امتِ مسلمہ کے لیے بلکہ بنی نوعِ انسان کے لیے بہت بڑا المیہ ہے۔انھوں نے کہا کہ اہلِ قلم کو چاہیے کہ وہ مظلوموں کے لیے آواز بلند کریں۔

جناب اعجاز رحیم نے کہا کہ ادیب معاشروں کی تقدیر بدل دیتے ہیں۔ انھوں نے کئی تاریخی واقعات کی روشنی میں بتایا کہ اقبال نے ہر پلیٹ فارم پر فلسطینیوں کا ساتھ دیا۔انھوں نے نہ صرف اپنی شاعری کے ذریعے ان کے حق میں آواز بلند کی بلکہ مختلف جلسوں اور سیمینارز میں بھی فلسطینیوں کی آزادی کی بات کی۔ جناب اعجاز رحیم نے کہا کہ وہ اقبال کو اِس سلسلے میں فلسطین کے ادیبوں اور دانشوروں کا پیشرو سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیل فلسطین میں نسل کشی کے ساتھ ان کی تہذیب وتمدن کا بھی قاتل ہے جو کہ انتہائی تشویش کی بات ہے۔انھوں نے کہا کہ فلسطینی اسرائیل کے خلاف جذبہ ایمانی اور خودداری سے جنگ لڑ رہے ہیں۔انھوں نے اقبال کے کئی اشعار کی روشنی میں مسئلہ فلسطین کے متعدد پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر شاہد اقبال کامران نے کہا کہ بعض ممالک ایک خاص منصوبے کے تحت فلسطینیوں کی نسل کُشی اور یہودیوں کی آبادکاری پر کام کر رہے ہیں۔انھوں نے کہا کہ ہم یہودیت کی نہیں بلکہ صیہونیت کی مذمت کرتے ہیں۔مسلم ممالک کمزور ہیں اور وہ عملی صورت میں فلسطینیوں کی مدد نہیں کر رہے، جب کہ اسرائیل اور ان کے حواری علم اور معیشت کے حوالے سے مضبوط ہیں۔انھوں نے کہا کہ سائنس و ٹیکنالوجی اور بہتر معیشت ہی کسی بھی ملک کی طاقت ہوتی ہے۔جس کی مسلم ممالک کو کوشش کرنی چاہیے۔انھوں نے کہا کہ دنیا کے طاقتور ملکوں کو چاہیے کہ وہ اس تنازعے کو حل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ڈاکٹر جمیل اصغر جامی نے موضوع کے حوالے سے عالمی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا۔انھوں نے کہا کہ فلسطینیوں کی نسل کشی پر خاموش نہیں رہنا چاہیے اس سلسلے میں ہر شخص کو کردار ادا کرنا چاہیے اور خاص کر ادیبوں کا کردار زیادہ بنتا ہے۔تقریب میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے نمایاں اہلِ قلم نے شرکت کی۔آخر میں اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

تقریب "اہلِ قلم سے ملیے" میں محترمہ منیزہ شمسی سے مکالمہ

تقریب "اہلِ قلم سے ملیے: محترمہ منیزہ شمسی سے مکالمہ" کے شرکا کا گروپ فوٹو

تقریب "اہلِ قلم سے ملیے: محترمہ منیزہ شمسی سے مکالمہ" میں جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، محترمہ منیزہ شمسی کو اکادمی کی مطبوعات پیش کر رہے ہیں

اسلام آباد(08 نومبر 2024) اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام تقریب "اہلِ قلم سے ملیے" کے تحت معروف انگریزی مصنفہ محققہ اور نقاد محترمہ منیزہ شمسی کے ساتھ مکالمہ 8 نومبر 2024 کو منعقد ہوا۔ڈاکٹر سفیر اعوان، ڈاکٹر منزہ یعقوب، ڈاکٹر سونیا ارم، اور صوفیہ حسین نے منیزہ شمسی کے فن اور شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ جنوب ایشیائی تخلیق کاروں کے انگریزی ادب کے تذکار و تاریخ کے حوالے سے منیزہ شمسی کی خدمات حوالہ جاتی اہمیت و افادیت رکھتی ہیں۔اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے منیزہ شمسی کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں حکومت پاکستان کی طرف سے ستارہ امتیاز عطا ہونے پر مبارکباد پیش کی۔انھوں نے کہا کہ اس تقریب کا مقصد جہاں منیزہ شمسی کی علمی و ادبی خدمات کو خراجِ تحسین و آفرین پیش کرنا ہے وہاں یہ مقصد بھی ہے کہ ہم انھی کی زبانی اُن کے تخلیقی سفر کی روداد سنیں۔انھوں نے کہا کہ منیزہ شمسی صرف ایک علمی ادبی ہی نہیں بلکہ ایک تہذیبی شخصیت بھی ہیں۔منیزہ شمسی نے اپنے تخلیقی سفر کی رُوداد سنائی اور اُن افراد کا ذکر کیا جنھوں نے اِس سفر میں اُن کی رہنمائی کی یا انھیں متاثر کیا۔اُن کی نانی مرزا غالب کے منہ بولے بیٹے زینُ العابدین عارف کے خاندان سے تھیں۔اُنھوں نے اپنی دادی کے سفر یورپ اور سفرنامہ یورپ کا بھی ذکر کیا۔اپنے والدین سے ملنے والی علمی ادبی تربیت کے ساتھ ساتھ انھوں اپنی بیٹی کاملہ شمسی کے متعلق بتایا کہ اُن کی ادبی تربیت میں عطیہ حسین نے خصوصی توجہ دی۔ عطیہ حسین کاملہ شمسی کو تخلیقی کام میں متعدد رہنے کی ترغیب دیا کرتیں اور کہا کرتیں کہ تخلیقی عمل کی مثال جسم کے پٹھوں کی سی ہے جنھیں استعمال نہ کیا جائے تو وہ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔بعینہٖ تخلیقی عمل بھی لگاتار ریاضت اور مشق کا متقاضی ہے۔منیزہ شمسی نے اپنی اہم کتاب Hybrid Tapestries کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسی تسلسل کی اُن کی ایک اور کتاب زیرِ ترتیب ہے۔انھوں نے پروفیسر عمر میمن کا خصوصی ذکر کیا جنھوں نے ان کی علمی رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا۔ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ ان کی زندگی میں موجود نظم وضبط اُن کو سکول میں سکھایا گیا تھا۔انھوں نے پاکستان میں انگریزی ادب کے حوالے سے عالمگیر ہاشمی اور طارق رحمان کے کام کا بھی ذکر کیا۔اُنھوں نے علمی اور تحقیقی کاوشوں پر مارکیٹ کے دباؤ کے اثرات پر بھی اظہارِ خیال کیا۔انھوں نے کہا کہ بعض لوگوں نے غلط تاثر پھیلایا ہے کہ پاکستان کے انگریزی ادیبوں نے صرف نو گیارہ ہی کے تناظر میں لکھا ہے،حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی اہلِ قلم نے تمام اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔آخر میں محترمہ منیزہ شمسی کو اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کی گئیں۔ اس کے بعد مہمانوں نے ایوانِ اعزاز کا دورہ کیا۔

تقریب ”اہلِ قلم سے ملیے“ میں پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی سے مکالمہ

تقریب ”اہلِ قلم سے ملیے“ میں معروف ادیب، مترجم، اور محقق پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کے ساتھ مکالمہ کے شرکا

اسلام آباد(24اکتوبر 2024) اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام تقریب ”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت معروف ادیب، مترجم، اور محقق پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کے ساتھ مکالمہ 24اکتوبر 2024ء کو منعقد ہوا۔ اکادمی کے ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کا تعارف پیش کیا اور ان کی علمی و ادبی خدمات بالخصوص تراجم و تحقیق تصوف کے حوالے سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے

پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی گفتگو کررہے ہیں

ترجمہ کی ذیل میں اُن کے فارسی، انگریزی، پنجابی، اور اردو تراجم کا ذکر کیا۔ جناب رائے ریاض، جناب فرخ راجا اور جناب علی اصغر ثمر نے پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کی شخصیت اور خدمات کا ذکر کیا۔ پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی نے اپنے علمی، تخلیقی اور روحانی سفر کا ذکر کیا۔ انھوں نے وادیٔ سون سے اپنے تعلق اور بلوچستان میں لیکچرر رہنے کے دَور کی یادیں تازہ کیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ انگریزی کے پروفیسر سجاد شیخ نے انھیں انگریزی ادب کی طرف مائل کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے مشرقی علوم کے ماہرین کو کم از کم ایک مغربی زبان میں ضرور مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ چاہے وہ انگریزی ہو، فرانسیسی، ہسپانوی، یا جرمن وغیرہ۔ اِس سے اُن کی طرزِ فکر و استدلال میں وسعت آئے گی۔ پروفیسر احمد سعید ہمدانی نے بتایا کہ اُن کے کئی مضامین ”اوراق“ اور ”فنون“ میں شائع ہوتے رہے۔ بعد ازاں پروفیسر صاحب نے بتایا کہ کیسے وہ ظاہری علوم سے تصوّف و عرفان کی طرف راغب ہُوئے اور باقی زندگی تصوف کی تحقیق و تراجم پر صرف کر دی۔ انھوں نے کہا کہ باقاعدہ طور پر تصوف کے حلقے میں آنے کے بعد اُن کے روحانی مسائل حل ہوئے اور سوالات کے جوابات حاصل ہُوئے۔ انھوں نے کہا کہ تشکیک سے یقین تک کے سفر میں تصوف نے اُن کی مدد کی۔ انھوں نے کہا کہ تصوف بیک وقت ایک نظریہ بھی ہے، ایک کلچر بھی اور ایک لائف سٹائل بھی۔ تصوف اسلام کا باطنی پہلو ہے۔ اُنھوں نے جرمن مستشرق اینی میری شمل (2003 - 1922) Annemarie Schimmel اور مولانا ظفر الاسلام کے ساتھ اپنے علمی و روحانی تعلق کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ اُنھوں نے تصوف میں مُرشد/ رہبر، ذکر، اور وجدان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ تصوف کی راہ میں تین مرتبے آتے ہیں۔ پہلا مرتبہ enjoyment ہے، دوسرا مرحلہ employment ہے، جبکہ تیسرا مرحلہ deployment ہے۔ انھوں نے اِن تینوں مراتب پر روشنی ڈالی اور مثالوں کے ذریعے سمجھایا۔ گفتگو کے آخر میں پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی نے حضرت سلطان باہو سے اپنے روحانی ربط کی داستان بیان کی۔ انھوں نے حضرت سلطان باھو کی کتب اور تعلیمات کا ذکر کیا جن میں ”تصوف“ کی بجائے عموماً ”فقر“ کی بات کی گئی ہے، نیز تسخیر و تصرّف پر زور ہے جو روحانیت میں عموماً نگاہ و توجہ کے تحت ہوتی ہے۔ انھوں نے رسالہ روحی کے حوالے سے اپنی تحقیق کا بھی ذکر کیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ حضرت سلطان باہو کے اسلوبِ نگارش کو scattered method کہا جاسکتا ہے۔ یہ اسلوب ان کی کتب کو دیگر صوفیا کی کتب سے ممتاز کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ انھیں حضرت سلطان غلام دستگیر نے بتایا تھا کہ خانوادے میں حضرت سلطان باھو کی کتب ”نور الھدٰی“ اور ”عین الفقر“ کو درساً پڑھایا جاتا تھا۔ صدر نشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ یہ انتہائی مسرت و برکت کے لمحات ہیں کہ ہمارے درمیان پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی جیسی ہستی موجود ہیں۔ انھوں نے علم و ادب کے علاوہ تصوف پر وقیع و کثیر کام کیا ہے۔ خصوصاً حضرت سلطان باہو کے حوالے سے اُن کا کام نہایت اہم ہے۔ تقریب میں پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کی تازہ ترین کتاب ”کبریتِ احمر کی تلاش میں“ کا بھی ذکر کیا گیا جو کہ فرانسیسی مصنفہ کلود عدّاس کی شیخ اکبر ابن العربی کی حیات و آثار پر لکھی گئی کتاب کا اُردو ترجمہ ہے۔ تقریب میں جناب اختر عثمان، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، جناب شاہ صمد ہمدانی، جناب

تقریب ”اہل قلم سے ملیے“ میں معروف ادیب، مترجم، اور محقق پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کے ساتھ مکالمہ

خوشحال ناظر، جناب حسیب جمال، جناب راجا عبد القیوم، جناب محمد ساجد قریشی، جناب محمد عاصم بٹ، جناب اختر رضا سلیمی، محترمہ سمیرا ملک، محترمہ شامین عمران، جناب محمد سعید اور دیگر شامل تھے۔

تقریب ”اہل قلم سے ملیے“ میں جناب سعود عثمانی سے مکالمہ

تقریب "اہل قلم سے ملیے : جناب سعود عثمانی سے مکالمہ" میں شرکا کا گروپ فوٹو

اسلام آباد(23اکتوبر 2024) اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام تقریب ” اہل قلم سے ملیے“ میں معروف شاعر، سفر نامہ نگار، اور کالم نگار جناب سعود عثمانی سے مکالمہ 23اکتوبر 2024 کو منعقد ہوا۔ اکادمی ادبیات کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سپاس نامہ جب کہ ناظمِ اعلی جناب سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات کہے۔ پروفیسر جلیل عالی، جناب محمد حمید شاہد اور ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے جناب سعود عثمانی کی شخصیت اور فن کے حوالے سے گفتگو کی۔ نظامت کے فرائض جناب رحمان حفیظ نے انجام دیے۔ شرکا نے اپنی گفتگو میں سعود عثمانی کے فن خصوصاً اُن کی غزل نیز اُن کے ہاں اپنی تہذیب و روایات سے گہری جُڑت کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ سعود عثمانی کے فن میں جمال کے ساتھ ساتھ ایک گہری فکر بھی موجود ہے جو دَورِ حاضر کی سطحیت پسند فضا میں کسی غنیمت سے کم نہیں۔ ان کی شاعری میں کلاسیکی اور جدید رجحانات کا خوب صورت امتزاج پایا جاتا ہے۔ پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ دینی گھرانے سے تعلق نے ان کی شاعری کو مزید نکھارا ہے۔ محمد حمید شاہد نے سعود عثمانی کے سفر نامے ”مسافر“ کے حوالے سے گفتگو کی اور ان کی دلپذیر نثر کی تعریف کی۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے کہا کہ سعود عثمانی کی غزل تہذیب سے مضبوط جڑت رکھتی ہے۔ سلطان ناصر سعود عثمانی کی نظم جل پری کے تخلیقی پہلوؤں پر گفتگو کی اور سعود عثمانی کے حوالے سے سعدی شیرازی کا یہ شعر پڑھا:

ہمہ قبیلہء من عالمانِ دیں بودند
مرا معلمِ عشقِ تو شاعری آموخت

جناب سعود عثمانی نے اپنے تخلیقی سفر کے متعلق اظہارِ خیال کیا۔ انھوں نے اپنے گھرانے میں دینی روایت کے ساتھ ساتھ شعری روایت کا حوالہ بھی دیا۔ انھوں نے کہا کہ فلم، موسیقی، اور دیگر فنونِ لطیفہ کے بعد بد قسمتی سے ادب میں بھی کمرشل اِزم گھس آئی جو کہ مشاعروں کی فضا کو متاثر کرنے کا باعث بنی۔ تاہم انھوں نے کہا کہ سنجیدہ تخلیق کاروں کو ہرگز ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور پورے خلوص کے ساتھ ادبِ عالیہ کی تخلیق میں محو رہنا چاہیے۔ اِس حوالے سے انھوں نے عرفان صدیقی مرحوم کے ساتھ اپنے ایک مکالمے کا ذکر کیا اور اُن کا یہ شعر پڑھا:

رات کو جیت تو پاتا نہیں لیکن یہ چراغ
کم سے کم رات کا نقصان بہت کرتا ہے

آخر میں جناب سعود عثمانی نے اپنے منتخب کلام سے سامعین سے خوب دادِ تحسین وصول کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیے۔ اہل قلم کی کثیر تعداد نے اِس نشست میں شرکت کی اور اکادمی کے اِس سلسلے کو خوب سراہا۔

"چائے، باتیں اور کتابیں"

"چائے، باتیں اور کتابیں" کی تینتیسویں تقریب میں

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے عنوان سے غیر رسمی محفل جملہ فنون لطیفہ سے متعلقہ شخصیات کے درمیان بالعموم اور اہلِ قلم کے درمیان بالخصوص، مختلف موضوعات پر مکالمے کو زندہ رکھنے کی ایک کاوش ہے تاکہ ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھنے اور اختلاف رائے کے احترام کی روایت کو فروغ ملے جو معاشرے میں خوش گوار تبدیلی لانے کا موجب ہو سکے۔ اس ہفتہ وار محفل کو قصداً غیر رسمی رکھا گیا ہے تاکہ شرکا کے لیے ہر طرح کے مکالمے کی راہ ہموار رہے۔ یہ کاوش گویا ایک ایسی جگہ تخلیق کرنے کے لیے ہے جہاں سوچنے اور لکھنے والے بلا خوف تردید اپنی بات کر پائیں اور نت نئے خیال سامنے آئیں۔ البتہ صرف اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ سب شرکا اختلافِ رائے کا احترام کریں اور شائستگی کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ یہ تقریب اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں بدھ کو شام چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منعقد کی جاتی ہے جس میں چائے کی پیالی کے ساتھ علمی، ادبی اور سماجی موضوعات اور کتابوں پر بات چیت کی جا سکتی ہے۔

اس سلسلے میں ماہ اکتوبر تا دسمبر 2024 منعقد ہونے والی نشستوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تینتیسویں نشست:

اسلام آباد (02 اکتوبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 33 ویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 2 اکتوبر 2024 کو منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں اہلِ قلم شریک ہوئے۔ شریک اہلِ قلم نے اکادمی ادبیات کے افسران کو مبارکباد پیش کی جو حال ہی میں ترقیاں پا کر اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال چکے ہیں۔ اکادمی ادبیات کے ترقی پانے والے افسران جناب محمد عاصم بٹ، جناب نصیر الدین آذر سعید، جناب میر نواز سولنگی، اور جناب اختر رضا سلیمی اس نشست میں موجود تھے۔ اس موقع پر اہل قلم نے اکادمی کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف کو ان کے زیر سایہ ہونے والی افسران کی ترقی پر مبارک باد پیش کی۔ صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اہلِ قلم برادری کا شکریہ ادا کیا جو اس پُرمسرت موقع پر اکادمی کے افسران کو مبارکباد پیش کرنے تشریف لائے۔ ترقی پانے والے افسران نے کیک کاٹا۔ اس نشست میں بزرگ شاعر جناب فہیم جوزی نے انسانی زندگی کی بقا کے حوالے سے جدید میڈیکل سائنس کی پیش رفت کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ تقریب کے آخر میں معروف شاعر جناب احمد عطا اللہ نے اپنی غزلیں پیش کی جبکہ جناب فہیم جوزی نے اپنی مختصر نظمیں سنائیں۔ صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام اہل قلم خواتین وحضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اس خصوصی نشست میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، جناب فہیم جوزی، محترمہ فریدہ حفیظ، جناب محمد حمید شاہد، جناب احمد عطا اللہ، جناب امداد آکاش، جناب عالی شعار بنگش، ڈاکٹر منظور ویسریو، جناب اسحاق سمیجو، جناب عمران جہانگیر، ڈاکٹر بی بی امینہ، جناب حبیب جمال، جناب طاہر فاروق بلوچ، محترمہ مدیحہ، جناب وسیم فقیر، جناب حمزہ شیخ، جناب محمد عاصم بٹ، جناب نصیر الدین آذر سعید، جناب میر نواز سولنگی، جناب اختر رضا سلیمی، محمد ساجد، محترمہ سمیرا ملک، محترمہ شاہین، جناب محمد سعید و دیگر شامل تھے۔

چونتیسویں نشست:

اسلام آباد (09 اکتوبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 34 ویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 9 اکتوبر 2024 کو منعقد ہوئی۔

"چائے، باتیں اور کتابیں" کی چونتیسویں تقریب میں

اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے آنے والے شعرا و ادبا اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے معاشرے میں کتاب کی اہمیت پر گفتگو کی اور حصول علم اور ترسیل علم کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر سائنسز کی پیش رفت کو خوش آئند قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ چھپا ہوا علمی مواد یا اصل کتاب اب سافٹ صورت میں آسانی سے کہیں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ تاہم اب بھی کتاب کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ شرکا نے اکادمی کے تحت "ای بک" اور "آڈیو بک" کے سلسلے کو سراہا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ آنے والا دور ڈیجیٹل دور ہوگا۔ شرکا نے مصنوعی ذہانت کی پیش رفت پر بھی سیر حاصل گفتگو کی اور اسے بنی نوع انسان کے لیے مفید قرار دیا۔ انھوں نے پی ٹی وی کے چینلز پر ادب وثقافت اور فنون لطیفہ کو زیادہ جگہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس کے بعد شرکا نے مختلف نوعیت کے "تجربات" اور ان کے مصدقہ یا غیر مصدقہ ہونے پر بات کی۔ سائنسی تجربہ، جمالیاتی تجربہ، روحانی تجربہ، اور مذہبی تجربہ زیرِ بحث آئے۔ آخر میں اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر بھی شامل ہوئے اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب سلطان ناصر، جناب محمد عاصم بٹ، جناب امداد آکاش، جناب اختر عثمان، جناب جہانگیر عمران، جناب طیب کامران، جناب عرفان الحق، جناب رضا نعیم، جناب حبیب جمال، جناب وسیم فقیر، محترمہ سمیرا ملک، محترمہ شاہین عمران اور جناب محمد سعید شامل تھے۔

پینتیسویں نشست:

اسلام آباد (30 اکتوبر 2024): اکادمی ادبیات

"چائے، باتیں اور کتابیں" کی چونتیسویں تقریب میں

"چائے، باتیں اور کتابیں" کی تینتیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی پینتیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی پینتیسویں تقریب میں

پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار ”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 35 ویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 30 اکتوبر 2024 کو منعقد ہوئی۔

اکادمی کے ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان شعرا و ادبا اور فنونِ لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ اسی دوران صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف بھی نشست میں شریک ہو گئیں۔ انھوں نے تمام شرکا کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ کچھ دیر کے بعد صدر نشین نے دفتری امور نمٹانے کی غرض سے نشست کے شرکا سے اجازت چاہی۔

اس کے بعد شرکا نے اسلام اباد، راولپنڈی، لاہور اور دیگر شہروں میں ادبی تنظیموں کی کارکردگی، تنظیمی ڈھانچے کی فعالیت اور تنظیم کے عہدیداروں کے انتخاب پر گفتگو کی اور کہا کہ غیر جانبدار اور شفاف طریقے سے عہدیداروں کو منتخب کرنا چاہیے۔ بعد ازاں شرکا اس موضوع کی طرف متوجہ ہوئے کہ آنے والا وقت ڈیجیٹل دور ہوگا۔ اور ای بک اور آڈیو بک کی اہمیّت بڑھ جائے گی۔ شرکا نے گفتگو کا رخ موڑتے ہوئے ادبی اکابرین کی خطوط نویسی کا تذکرہ کیا اور کہا کہ ان کے خطوط سے ان کی مثبت سوچ، تخلیقی جوہر، حسِ مزاح کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بدقسمتی سے اب یہ روایت بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

شرکا کی گفتگو کے بعد جناب امداد آکاش نے اپنا افسانچہ اور غزل پیش کی اور حاضرین سے داد وصول کی۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے تشریف لائے ہوئے شاعر و ادیب جناب خوشحال ناظر نے اپنی نظمیں سنائیں اور شرکائے محفل سے خوب داد سمیٹی۔ اخر میں محمد عاصم بٹ ناظم اکادمی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب امداد آکاش، جناب خوشحال ناظر، جناب حسیب جمال، جناب داؤد کیف، جناب احمد خان، جناب محمد عاصم بٹ، محترمہ سمیرہ ملک، محترمہ شاہین، جناب محمد سعید و دیگر شامل تھے۔

چھتیسویں نشست:

اسلام آباد (20 نومبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار ”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 36 ویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 20 نومبر 2024 کو منعقد ہوئی جس میں افغانستان کے معروف ماہر اقبالیات، شاعر، مصنف اور سارک رائٹرز کے رکن، ڈاکٹر محمد افسر راھبین نے خصوصی شرکت کی۔ نیز قائداعظم کے حوالے سے انگریزی/اردو میں کئی کتب کے مصنف ڈاکٹر سعد خان جو بطور صدر، ای سی آئی، تہران تعینات ہیں، بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات میں مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا اور برادر ممالک کے ساتھ فارسی ادبیات کی کلاسیکی روایت بالخصوص کلامِ اقبال سے استفادے کی قدرِ مشترک پر زور دیا۔ نظامت ڈاکٹر حمیرا اشہباز نے کی۔

ڈاکٹر سعد خان، صدر، ای سی آئی، تہران، نے سب سے پہلے آر سی ڈی اور ای سی آئی کی تاریخ اور پھر اغراض و مقاصد بیان کیے۔ انھوں نے بتایا کہ اِی سی او کے تحت کام کرنے والا ادارہ ای سی آئی ادب و ثقافت سے متعلق ہے۔ انھوں نے اپنے تحقیقی و علمی سفر پر بھی روشنی ڈالی۔ انھوں نے عسکری موسیقی سے بھی اپنی دلچسپی کے حوالے سے بات کی۔ انھوں نے قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی خصوصاً اُن کے نجی و عائلی پہلوؤں پر اپنے تحقیقی کام کا تعارف کرایا۔ اب تک ان کی آٹھ کتب شائع ہو چکی ہیں جب کہ تین چار کتابوں پر کام جاری ہے۔

افغانستان کے بزرگ فارسی شاعر، مترجم، ماہرِ اقبالیات اور محقق جناب محمد افسر راھبین نے اپنے تخلیقی و تحقیقی سفر کے بارے بتایا۔ وہ 1958 میں افغانستان کے صوبے پروان میں پیدا ہوئے اور بگرام سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کابل منتقل ہو گئے۔ تنقید، شاعری اور منظوم تراجم پر ان کی متعدد کتب شایع ہو چکی ہیں۔ انھوں نے علامہ اقبال کے تقریباً تمام مطبوعہ اُردو کلام کا منظوم فارسی ترجمہ کیا ہے جن میں بانگِ درا، ضربِ کلیم، بالِ جبریل، اور ارمغانِ حجاز شامل ہیں۔ انھوں نے ابوالکلام آزاد کی غبارِ خاطر اور الطاف حسین حالی کی یادگارِ غالب کے بھی فارسی تراجم کیے ہیں۔ اسی طرح آپ کے تراجم میں بزمِ مملوکیہ، شکر شکنان، اور غریب نواز بھی شامل ہیں۔ اُن کے کئی شعری مجموعے بھی منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ انھوں نے فارسی کے علاوہ اُردو میں بھی شاعری کی ہے۔ رخم اور تاج محل اُن کے اُردو شعری مجموعے ہیں۔

جناب افسر راھبین نے غالب اور اقبال کی شاعری کا موازنہ بھی کیا۔ انھوں نے شاعری کی تین جہات رِندی، عرفانی، اور سیاسی کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی۔ جناب محمد افسر راھبین نے علامہ اقبال کی اردو نظموں ہمالہ اور جواب شکوہ کے فارسی میں منظوم تراجم پیش کیے اور حاضرین سے خوب دادِ تحسین سمیٹی۔ آخر میں سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ ایک سوال کے جواب میں استاد افسر راھبین نے کہا کہ علامہ اقبال نے افغانستان کے تعلیمی نظام سے بڑھ کر اس کے فکری نظام پر

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چھتیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چھتیسویں تقریب میں

اثرات مرتب کیے ہیں۔
اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے ڈاکٹر سعد خان، اُستاد محمد افسر راھبین اور جناب حسیب احراری کو اکادمی کی مطبوعات پیش کیں۔ صدر ای سی آئی نے اکادمی ادبیات کی لائبریری کے لیے مؤسسہ فرھنگی اِکو کی کتب ''حکایتِ وفا در پاکستان'' از دُکتر وفا یزدان منش، اور ''اقبالِ ما'' از حکیم دسترنجی پیش کیں۔ اِسی طرح اُستاد افسر راھبین نے اپنی کتب ضربِ کلیم از علامہ اقبال (منظوم ترجمہ فارسی)، تاج محل (اُردو شعری مجموعہ)، اور آتش تقدیس (فارسی مجموعہ غزلیات) پیش کیں۔ افغانستان کے شاعر و مدون جناب حسیب احراری نے اپنی مدون کتاب ''شرحِ دردِ اشتیاق'' (مجموعہ اشعار خلیفہ صاحب پنجشیر) اکادمی کی لائبریری کے لیے پیش کی۔
اس نشست میں کئی اہلِ قلم شریک ہوئے جن میں جناب عبد المعید، جناب ہارون رشید، جناب محمد ساجد قریشی، محترمہ شمائلہ نور، محترمہ نوشابہ نور، ڈاکٹر رابعہ کیانی، محترمہ سارہ خان، جناب اقبال حسین افکار، ڈاکٹر بی بی امینہ، جناب محمد وسیم فقیر، جناب حفیظ الدین احمد، محترمہ فریدہ حفیظ، محترمہ افشاں عباسی، ڈاکٹر مظفر علی کشمیری، جناب داؤد کیف، جناب حسن عباس رضا، ڈاکٹر حمیرا شہباز، جناب عبدالرحمن اور دیگر شامل تھے۔

سینتیسویں نشست:

اسلام آباد: اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار ''چائے، باتیں اور کتابیں'' کے سلسلے کی 37 ویں غیر رسمی نشست 04 دسمبر 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم محمد عاصم بٹ نے آنے والے معزز تخلیق کاروں کو خوش آمدید کہا۔ بالاکوٹ سے تشریف لائے ہوئے شاعر وسیم فقیر نے بالاکوٹ کے ادبی پس منظر کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ انھوں نے بتایا کہ ہم نے ادبستانِ بالاکوٹ کے نام سے ادبی تنظیم بنائی ہے جس کا صدر میں ہوں۔ اس تنظیم کے بانی مرحوم فیاض عزیز تھے اس کے بڑے عہدیداران میں ڈاکٹر ہارون الرشید اور رفیع احمد خان شاکر، شامل ہیں اس کے علاوہ ایک لائبریری ''شہدائے بالاکوٹ پبلک لائبریری'' کے لیے ہم نے ایک بلڈنگ کرائے پر لی ہے۔ اس لائبریری کی باقاعدگی سے ممبر شپ ہے۔ اس کے چیرمین جناب سعد اقبال ہیں۔ جناب وسیم فقیر نے اپنی غزلیں سنائیں۔ نشست میں میں جناب ذیشان حیدر نے بھی گفتگو میں حصہ لیا اور اپنی نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ اکادمی کے ناظم محمد عاصم بٹ نے فرانسیسی شاعر رلکے کی نظم کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی سینتیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی اڑتیسویں تقریب میں

اڑتیسویں نشست:

اسلام آباد: اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار'' چائے، باتیں اور کتابیں'' کے سلسلے کی 38 ویں غیر رسمی نشست 18 دسمبر 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ نشست میں ڈاکٹر بی بی امینہ نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے شعبہء اردو کی طالبات کے ساتھ اردو ادب کی مختلف اصناف پر گفتگو کی۔ محمد عاصم بٹ اور ڈاکٹر بی بی امینہ نے طالبات کو اکادمی میں زیرِ تعمیر ادبی عجائب گھر کے بارے میں بھی آگاہی دی۔ ڈاکٹر بی بی امینہ نے مخطوطات کی پڑھت اور ان کے مصنف کو تلاش کرنے اور مخطوطات سے استفادہ کرنے تک کے عمل پر گفتگو کی۔ انھوں نے موجودہ دور میں نوجوانوں کا موبائل کے غیر تعمیری استعمال پر بھی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کا بے تحاشہ موبائل کا استعمال کرنا انتہائی نقصان دہ ہے۔ نشست میں شرکا نے علم و ادب میں اپنی اپنی دلچسپی کے علاقوں پر اظہارِ خیال کیا۔
جناب عظمیر خالد نے کہا کہ مجھے ڈرامہ لکھنے سے دلچسپی ہے۔ جناب محمد ہادی نے بتایا کہ وہ انگریزی میں کہانی اور نظمیں کہتے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی طالبات نے کہا کہ انھیں اردو ناول، افسانے اور ڈرامے سے دلچسپی ہے۔ اخر میں ناظم اکادمی محمد عاصم بٹ نے ڈاکٹر بی بی امینہ، طالبات اور دیگر شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب محمد عاصم بٹ، ڈاکٹر بی بی امینہ، محترمہ قراۃ العین، محترمہ سلمیٰ بی بی، محترمہ امامہ سید، جناب عظمیر خالد، جناب محمد ہادی، محترمہ شاہین عمران، محترمہ خدیجہ طاہرہ و دیگر شامل تھے۔

سندھ سے تعلق رکھنے والے اہل قلم کے وفد کا دورہ اکادمی

اسلام آباد (09 دسمبر 2024): سندھ سے تعلق رکھنے والے سرکردہ اہلِ قلم کے ایک وفد نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا دورہ کیا۔ انھوں نے صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب سُلطان ناصر سے ملاقاتیں کیں۔ اِس وفد میں جناب نیاز پنھور، جناب نصیر مرزا، جناب عابد انڑ، اور جناب عظمت اللہ کنھبر شامل تھے۔ صدر نشین اکادمی نے وفد کو اکادمی کی طرف سے پاکستانی زبانوں بشمول سندھی زبان کے ادب کے فروغ نیز اکادمی کے ادبی منصوبوں سے آگاہ کیا۔ وفد نے اکادمی ادبیات کی کاوشوں کو سراہا۔ اِس موقع پر سندھی زبان کی کلاسیکی اور معاصر ادبی روایت زیرِ بحث آئی۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی اور شیخ ایاز کے حوالے سے خصوصی تبادلہ خیال کیا گیا۔

سندھ سے تعلق رکھنے والے اہل قلم صدر نشین، اکادمی ادبیات کے ساتھ

سندھ سے تعلق رکھنے والے اہل قلم کا وفد ڈائریکٹر جنرل، اکادمی ادبیات کے ساتھ

خصوصی افراد کے عالمی دن کی مناسبت سے شاعر، ادیب اور کالم نگار جناب امین کنجاہی کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست

اسلام آباد(11 دسمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی افراد کے عالمی دن کی مناسبت سے شاعر، ادیب اور کالم نگار جناب امین کنجاہی کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی جس میں متعدد اہلِ قلم شریک ہُوئے۔ اکادمی کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر بھی موجود تھے۔ جناب مسعود اقبال ہاشمی نے نظامت کے فرائض سر انجام دیے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف نے امین کنجاہی کو خراجِ تحسین پیش کیا جو زندگی کی ابتدا ہی میں ایک حادثے سے دو چار ہو گئے لیکن انھوں نے زندگی کو نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے احباب و اہل خانہ کے لیے بھی مفید و بامعنی بنایا۔ اس کے علاوہ انھوں نے سماجی ذمے داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کو مواقع فراہم کرنے کے لیے ادارہ بھی قائم کیا۔ بلاشبہ ان کی زندگی کا یہ سفر جہدِ مسلسل سے عبارت رہا۔ ایسی شخصیات ابتدائی حادثوں کو اپنی قوت بناتے ہوئے زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بناتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ خدا جب کسی انسان میں بظاہر ایک کمی پیدا کرتا ہے تو اس پر کسی دوسرے ذریعے سے خصوصی نوازش بھی کرتا ہے۔ امین کنجاہی پر اللہ کا خاص کرم ہے کہ ان کی معزوری ایک طاقت بنی جو ان کے اندر کی تخلیقی اور اخلاقی صلاحیت کو تقویت دیتی ہے۔ امین کنجاہی نے نظم، غزل، افسانے اور کالم لکھے ہیں۔ اردو اور پنجابی میں ان کی 7 کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

خصوصی افراد کے عالمی دن کی مناسبت سے شاعر، ادیب اور کالم نگار جناب امین کنجاہی کے اعزاز میں خصوصی نشست

جناب امین کنجاہی نے اپنی ابتدائی زندگی کا احوال بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اصل نام آصف امین منہاس کنجاہی ہے۔ وہ 1961ء میں گجرات کے ایک متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ 1964 میں والد کی راولپنڈی ٹرانسفر ہوئی تو وہ سینٹ پال کیمرج سکول راولپنڈی میں داخل ہُوئے۔ پانچویں جماعت میں تھے کہ پتنگ بازی کرتے ہوئے حادثے کا شکار ہوئے اور کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کے باعث 10 سال تک بستر پر رہے۔ یہ نہایت تکلیف دہ اور صبر آزما وقت تھا۔ اس کے بعد وہ پہیہ کرسی (وہیل چیئر) اور پھر ایک علاج کے ذریعے بیساکھیوں کے سہارے چلنے لگے۔ اسی دوران میں وہ ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرامز دلچسپی سے دیکھتے رہتے۔ انھوں نے کہا کہ انھوں نے ریڈیو اور ٹی وی سے بہت کچھ سیکھا۔ انھیں کرکٹ کا بھی والہانہ شوق تھا۔ اگر انھیں معذوری لاحق نہ ہوتی تو وہ یقیناً قومی کرکٹ ٹیم میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ انھوں نے کہا کہ انھوں نے 1984 میں پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے میٹرک، پھر ایف اے اور پھر بی اے کیا۔ پھر 1990 میں پرائیویٹ طور پر تاریخ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ انھوں نے کہا کہ جب انھیں بطور کلرک سرکاری نوکری ملی تو یہ اُن کے لیے بے حد طمانیت کی بات تھی کہ وہ خود بھی اپنے لیے کما سکتے ہیں۔ جناب امین کنجاہی نے کہا کہ ان کی شاعری، افسانوں، کالموں اور سفرنامے پر مشتمل 7 کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ وہ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی کام کرتے رہے۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ان کی ایک ادبی و ثقافتی تنظیم "فن کدہ" ہے جس کا مقصد نوجوان تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان کے زمانے میں سینئرز خاصی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اسی لیے اُنھوں نے یہ ادارہ بنایا کہ جونیئرز کو موقع میسر آئے۔

انھوں نے خصوصی طور پر اپنی اہلیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی محبت اور مکمل تعاون کی وجہ سے وہ اس قابل ہوئے کہ معاشرے میں کامیاب انسان کے طور پر ابھر سکیں۔ ان کی اہلیہ نے بھی اظہارِ خیال کیا۔ اُن کی صاحبزادی خدیجہ امین نے ان کی شفقت اور محبت کا ذکر کیا۔ جناب امین کنجاہی نے خصوصی طور پر ڈاکٹر نجیبہ عارف کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور ان کے اعزاز میں تقریب منعقد کرائی۔ انھوں نے بتایا کہ وہ پچھلے 42 سال سے علم و ادب سے وابستہ ہیں مگر اس سے پہلے کسی قومی ادارے نے ان کی ایسی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ انھوں تمام شرکا اور احباب کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر معروف شاعر جناب حسن عباس رضا، جناب وفا چشتی، جناب شاہد مسعود، ڈاکٹر حسن یاسر ملک، جناب انعام محمد، اور محترمہ ماریہ سعید قریشی نے جناب امین کنجاہی کی محنت، حوصلے اور تخلیقی صلاحیتوں کو سراہا اور انھیں خراج تحسین پیش کیا۔ جناب امین کنجاہی کو خصوصی طور پر پھول پیش کیے گئے۔

آخر میں جناب امین کنجاہی نے اپنی شاعری سے حاضرین محفل کو محظوظ کیا اور داد سمیٹی۔ تقریب میں شرکت کرنے والوں میں محترمہ فریدہ حفیظ، محترمہ افشاں عباسی، جناب حسن عباس رضا، ڈاکٹر انعام محمد، جناب پناہ بلوچ، جناب سلیم اختر، ڈاکٹر حسن یاسر، جناب ساجد علی، سید مکرم علی، محترمہ ماریہ سعید، جناب داؤد کیف، جناب تنزیل احمد، جناب ماجد قریشی، جناب تجمل شاہ، محترمہ منیرہ شمیم، جناب وفا چشتی، محترمہ سعدیہ آفتاب (بنتِ آفتاب اقبال شمیم)، جناب عثمان عالم، محترمہ خدیجہ امین (بنتِ امین کنجاہی) اور جناب امین کنجاہی کی اہلیہ و دیگر شامل تھے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِاہتمام خصوصی افراد کے عالمی دن کی مناسبت سے شاعر، ادیب اور کالم نگار جناب امین کنجاہی کے اعزاز میں منعقدہ خصوصی نشست کے شرکا

صدرنشیں اور ناظم اعلیٰ کی طرف سے ادب کا نوبل انعام ملنے پر جنوبی کوریا کی تخلیق کار محترمہ ہان کانگ کو مبارکباد

اسلام آباد(11 اکتوبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے کوریا کی معروف تخلیق کار اور دانشور محترمہ ہان کانگ کو ادب کا نوبیل انعام ملنے پر دلی تہنیت کا اظہار کرتے ہوئے انھیں مبارکباد پیش کی۔

سویڈن کی رائل اکیڈمی برائے ادب نے سال 2024 کا نوبیل انعام جنوبی کوریائی ناول نگار اور ادیبہ ہان کانگ کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہان کانگ کی عمر 53 سال ہے وہ جنوبی کوریا کی واحد خاتون ہیں جن کو نوبیل انعام ملا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ ہان کانگ کی نثر اور شاعری میں تاریخی صدمات اور صنفی تفریق کی وسیع کہانیاں ملتی ہیں ان کے ہاں جسم اور روح سمیت زندگی اور موت جیسے پیچیدہ موضوعات بھی پڑھنے کو ملتے ہیں، ان کی یہی تخلیقات انھیں دیگر لکھنے والوں سے منفرد اور ممتاز بناتی ہیں۔ اس سے قبل ہان کانگ متعدد بین الاقوامی ایوارڈز بھی جیت چکی ہیں۔

ہان کانگ کو نوبیل انعام رواں برس دسمبر 2024 میں دیا جائے گا اس کے ساتھ انھیں انعام کی رقم 12 لاکھ امریکی ڈالرز بھی دی جائے گی۔

محترمہ ہان کانگ

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے وفات پانے والے اہلِ قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت کی دعا کی۔

جنابِ مفلس درانی:

پشاور (تاریخ وفات 30 ستمبر 2024):
جناب مفلس درانی پشتو زبان کے شاعر و ادیب تھے۔ ان کی تحریروں میں محبت، انسانیت، درد اور روشن افکاری تھی۔ ان کے انتقال سے پشتو زبان و ادب کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ مفلس درانی مرحوم نے اپنی پوری زندگی زبان و

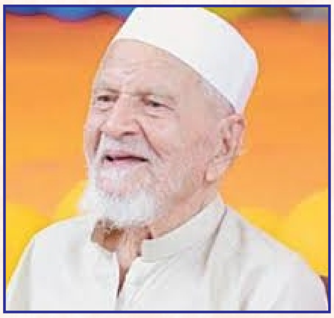
جناب مفلس درانی

ادب کی ترقی کیلئے وقف کر رکھی تھی اور موصوف نے زبان و ادب کی بھر پور خدمت کی۔

جنابِ سید منصور عاقل:

لاہور (تاریخ وفات 16 اکتوبر 2024):
جناب سید منصور عاقل ادیب، شاعر، نقاد اور صحافی تھے۔ قصبہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر (یو پی) میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد آپ بہاولپور میں مقیم ہوئے۔ تعلیم کے حصول کے مقصد کے پیش نظر محکمہ تعلیم میں بحیثیت سکول ٹیچر ملازمت اختیار

جناب سید منصور عاقل

کی اور SD High School بہاولپور میں فرائض منصبی انجام دیتے رہے اور ساتھ ہی آپ نے خود بھی حصول علم کا مشغلہ جاری رکھا اور پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کا امتحان پاس کر لیا۔ اس کے بعد آپ نے تاریخ میں ایم اے کیا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ پبلک سروس کمیشن سے منتخب ہو کر انفارمیشن آفیسر کے عہدہ پر محکمہ اطلاعات میں واپس آگئے۔ اُن کی کتاب ''حرفِ محرمانہ'' 1994 میں شائع ہوئی۔ اُن کی اہم تصنیفات میں ''خامہ خونچکاں اپنا''، ''مبارک نامہ''، ''برگِ سبز''، ''گہوارۂ سخن''، ''گلاؤٹھی''، ''حرف بہ حرف'' اور ''دبستانِ اقبال'' شامل ہیں۔

ڈاکٹر اسلم انصاری:

ملتان (تاریخ وفات 22 اکتوبر 2024):
ڈاکٹر اسلم انصاری 30 اپریل 1939 کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ایمرسن کالج ملتان سے 1959 میں بی اے آنرز اور پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے 1962 میں ایم اے اردو کیا۔ بعد میں ایم اے فارسی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ملازمت کا آغاز یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے کیا۔ ڈاکٹر اسلم انصاری ایمرسن کالج ملتان سے بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر ریٹائر ہوئے۔ وہ ملتان آرٹس کونسل

ڈاکٹر اسلم انصاری

کے بانی ریذیڈنٹ ڈائریکٹر بھی رہے۔ ان کی شاعری اور علمی و ادبی خدمات پر مختلف جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات لکھے جا چکے ہیں جن میں یونیورسٹی لندن میں لکھا گیا پی ایچ ڈی مقالہ بھی شامل ہے۔ ان کی ادبی خدمات پر انھیں متعدد ایوارڈز پیش کیے گئے جن میں تمغہ حسن کارکردگی، صدارتی تمغہ امتیاز، اقبال ایوارڈ، خواجہ غلام فرید ایوارڈ، فیض احمد فیض ایوارڈ اور ریڈیو پاکستان ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر اسلم انصاری کی اردو کتب میں خواب و آگہی، نقشِ عہد و سال، فیضانِ اقبال، شبِ عشق کا ستارہ، تحریرِ نغمہ، ماہ و انجم، پس دیوار چمن، منتخب کلیات اسلم انصاری، کلیات اسلم انصاری، جبکہ فارسی تصنیفات میں چراغ لالہ، نگار خاطر، دیوان اسلم انصاری اور فرخ نامہ شامل ہیں۔ ''گلبانگ آرزو'' کے عنوان سے اُن کی فارسی کلیات 2024 میں پہلی بار اکادمی ادبیات پاکستان نے شائع کی۔ سرائیکی میں ان کے ناول ''بیڑی وچ دریا'' کا ترجمہ ''ناؤ میں ندیا'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ بطور محقق اور اقبال شناس بھی انھوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی تحقیقی و تنقیدی تصانیف میں اقبال عہد آفریں، اقبال عہد ساز شاعر اور مفکر، شعر و فکرِ اقبال، مطالعاتِ اقبالیات و ادبیاتِ عالم قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے خواجہ غلام فرید کی کافیوں کے انگریزی تراجم کیے ہیں نیز وہ انگریزی میں نظمیں ''کھیل اور کہانیاں'' بھی تحریر کر چکے ہیں۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے معروف کتابی سلسلے ''پاکستانی ادب کے معمار'' کے تحت ڈاکٹر اسلم انصاری کے فن اور شخصیت پر ڈاکٹر محمد افتخار شفیع کی کتاب 2010 میں شایع کی گئی تھی۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ڈاکٹر اسلم انصاری کی فارسی کلیات ''گلبانگ آرزو'' کی تقریبِ رونمائی 27 اپریل 2024 کو ملتان میں ہوئی تھی۔ اکادمی ادبیات کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ سُلطان ناصر نے خصوصی طور پر اسلام آباد سے ملتان جا کر اس تقریب میں شرکت کی اور ڈاکٹر اسلم انصاری کو اُن کی زندگی بھر کی بیش قیمت علمی ادبی خدمات پر خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا۔ اس تقریب میں ڈاکٹر اسلم انصاری مہمان خصوصی تھے جبکہ صدارت ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کی تھی۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد جنھوں نے کلیات کی ترتیب میں خاص کردار ادا کیا، نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر مختار ظفر، ڈاکٹر حمید رضا صدیقی، اور شاکر حسین شاکر نے بھی اظہارِ خیال کیا۔ تقریب کی نظامت اظہر سلیم مجوکہ نے کی۔ یہ ڈاکٹر اسلم انصاری کے ساتھ اہلِ قلم کا ایک یادگار اور اپنی طرز کا آخری اکٹھ تھا جس میں کئی نمایاں شخصیات نے شرکت کی جن میں رانا محبوب اختر، قمر رضا شہزاد، رضی الدین رضی، نسیم شاہد اور خالد مسعود خان صاحبان و دیگر شامل تھے۔

جنابِ راحت سعید:

کراچی (تاریخ وفات 24 اکتوبر 2024):
جناب راحت سعید ملک کے معروف ترقی پسند ادیب، دانشور اور انجمن ترقی پسند مصنفین کے چیف آرگنائزر تھے۔ انھوں نے انجمن ترقی پسند مصنفین تنظیم کو تادم مرگ فعال رکھا۔ وہ مختلف ٹریڈ یونینز کا حصہ رہے۔ انھوں نے ہمیشہ پس ماندہ اور مظلوم لوگوں کے لیے آواز بلند کی۔ وہ

جناب راحت سعید

رسالہ ''ارتقا'' کے بانی مدیر بھی تھے جو انسانی حقوق کا علمبردار رسالہ رہا ہے۔ انھوں نے ارتقا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا۔

جنابِ اقبال سوکڑی:

ملتان (تاریخ وفات 22 اکتوبر 2024):
جناب اقبال سوکڑی 1938 میں تونسہ شریف کے ایک قصبے میں پیدا ہوائے۔ آپ سرائیکی کے جدید لب و لہجہ کے نمایاں شاعر تھے۔ اقبال

جناب اقبال سوکڑی

سوکڑی نے دوہڑہ، غزل، پابند نظم اور کافی کی اصناف میں طبع آزمائی کی۔ آپ سرائیکی غزل کو استحکام بخشنے کے حوالے سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اقبال سوکڑی کی ادبی خدمات کے صلے میں حکومتِ پاکستان نے انھیں صدارتی اعزاز برائے حسنِ کارکردگی عطا کیا۔ اُن کی اہم تصنیفات میں اٹھواں اسمان، کالے روہ چٹی برف، ورقہ ورقہ زخمی، ڈکھ دی جنج، بے انت، اور لیرو لیرو پچھانواں خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر ناصر رانا:

لاہور (تاریخ وفات 27 اکتوبر 2024):
ڈاکٹر ناصر رانا، ایم اے او کالج میں پنجابی کے پروفیسر رہے اور دیال سنگھ کالج لاہور سے بطور وائس پرنسپل ریٹائر ہوئے۔ وہ پنجابی رسالے ''لیکھ'' اور اردو رسالے ''ادبِ معلی'' کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ ان کی اہم پنجابی کتب میں

ڈاکٹر ناصر رانا

"پاکستانی دور دی تحقیق و تنقید"، "پینڈا"، اور "ریتاں پریتاں" شامل ہیں۔

ڈاکٹر شہباز ملک:

لاہور (تاریخ وفات 11 نومبر 2024):
پنجابی زبان کے معروف محقق، نقاد، اور ماہر لسانیات پروفیسر ڈاکٹر شہباز ملک اورینٹل کالج کے پہلے پنجابی کے ڈاکٹر تھے۔ آپ پنجاب

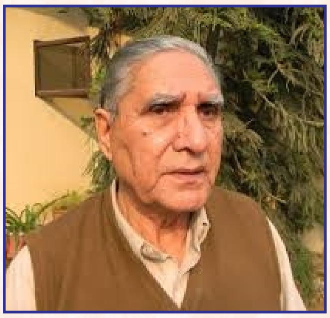

ڈاکٹر شہباز ملک

یونیورسٹی سے بطور پروفیسر ایمریٹس بھی وابستہ رہے۔ ڈاکٹر شہباز ملک کی اہم کتب میں "پنجابی لسانیات" جس پر انھیں رائٹرز گلڈز ایوارڈ بھی ملا "پنجابی کتابیات" جس کو اکادمی ادبیات نے شائع کیا، "ساڈے اکھان" اور "روپ رنگ" قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر شہباز ملک 40 کے قریب کتابوں کے مصنف ہیں۔
حکومتِ پاکستان نے ڈاکٹر شہباز ملک کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں ستارۂ امتیاز اور صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی پیش کیے۔

جناب تاج محمد مہمند:

مردان (تاریخ وفات 12 نومبر 2024):
تاج محمد مہمند لوک پشتو شاعری کے باعث مقبول تھے۔ مرحوم پشتو شاعری کی صنف "چار

جناب تاج محمد مہمند

بیتہ" کہنے والے بڑے شعرا میں شمار کیے جاتے تھے۔ تاج محمد مہمند نے زندگی بھر شعر و ادب کی آبیاری کی اور 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی اہم شعری تصنیفات میں د پشتو کڑہ وڑہ، زاڑہ عاشقان، د گوری بیری ٹال، اور د پشتو گلے، قابل ذکر ہیں۔

محترمہ فرزانہ چیمہ:

لاہور (تاریخ وفات 12 دسمبر 2024):
بچوں کی مصنفہ و شاعرہ، مزاح نگار، کالم نگار اور افسانہ نگار محترمہ فرزانہ چیمہ نے طویل عرصہ جامعہ پنجاب کے شعبۂ مطالعہ جنوبی ایشیا کی

محترمہ فرزانہ چیمہ

تدریس میں بسر کیا۔ بچوں اور بڑوں کے لیے ان کی 20 سے زیادہ کتب طبع ہو چکی ہیں۔ ان کی متعدد کتب کو سرکاری و غیر سرکاری اداروں کی طرف سے اعزازات مل چکے ہیں۔ ان کے کالم، مضامین، نظمیں اور افسانے کئی مجلوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ بچوں کے لیے ان کی اہم کتابوں میں "ہمارے علامہ اقبال"، "ہمارے محمد علی جناح"، "اور پاکستان بن گیا"، "ملاقات"، "چمکتے ستارے" اور "دادی جان زندہ باد" قابل ذکر ہیں۔

جناب راشد سیال:

ملتان (تاریخ وفات 12 دسمبر 2024):
ملک کے معروف خطاط اور کاتب قرآن مجید جناب راشد سیال بین الاقوامی شہرت یافتہ

جناب راشد سیال

خطاط تھے۔ انھوں نے پاکستان اور بیرون ملک سیکڑوں مساجد اور دیگر عمارات میں خطاطی کا اعزاز حاصل کیا۔ راشد سیال گزشتہ 10 سال سے بہاو الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے شعبہ فنون لطیفہ سے منسلک تھے۔

کرنل (ر) ڈاکٹر ابدال بیلا:

راولپنڈی (تاریخ وفات 22 دسمبر 2024):
کرنل (ر) ڈاکٹر ابدال بیلا 14 دسمبر 1956 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سکول اور

کرنل (ر) ڈاکٹر ابدال بیلا

کالج کی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور فیصل آباد کے پنجاب میڈیکل کالج سے تعلیم کے بعد پاک فوج کی میڈیکل کور میں بطور کیپٹن اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز کیا۔ آپ نے 1997 میں قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد سے ہاسپٹل ایڈمنسٹریشن میں ایم ایس سی کیا۔ ڈاکٹر ابدال بیلا نے 2007 میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ایس پی آر بھی خدمات انجام دیں۔
آپ 2010-2011 میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے قائم مقام ڈائریکٹر جنرل بھی رہے ہیں۔ آپ کی اہم تصنیفات میں "آقا (سیرت نبیؐ)"، "دروازہ کھلتا ہے"، ناول "ٹرین ٹو پاکستان"، "پاکستان کہانی"، ناول "سائیں بکوشاہ"، "جادو نگری"، "انہونیاں"، "عرضی"، "بیلا کہانی"، "بوندا باندی"، "سن فلاور" اور "زیر لبی" قابل ذکر ہیں۔

جناب زاہد مسعود:

لاہور (تاریخ وفات 25 دسمبر 2024):
جناب زاہد مسعود ادبی حلقوں میں ایک معتبر اور متحرک شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ وہ

جناب زاہد مسعود

منفرد طرز کے نظم گو شاعر تھے۔ ان کی اہم تصنیفات میں شہر آشوب، آدھے راستے میں، چھوٹی چھوٹی نظمیں، نسرین انجم: شخصیت اور فن، اور تضحیک اللغات قابل ذکر ہیں۔ 2013 میں اکادمی ادبیات کی جانب سے ان کی کتاب "کہنی کہنی دریا" پر بہترین کتاب کا ایوارڈ بھی ملا۔ ان کے خاکے بھی مختلف رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کی ادبی خدمات کے صلے میں حکومت پاکستان کی طرف سے انھیں تمغہ امتیاز عطا ہوا۔

جناب مقدر شاہ مقدر:

پشاور (تاریخ وفات 20 دسمبر 2024):
جناب مقدر شاہ مقدر پشتو زبان کے نامور شاعر تھے۔ آپ 1959 میں ضلع خیبر تحصیل جمرود میں پیدا ہوئے۔ جناب مقدر شاہ مقدر نے شاعری کا باقاعدہ آغاز 1974 سے کیا۔ لعل زادہ ناظران کے استاد تھے۔ شعر و شاعری میں وہ ان سے اصلاح لیتے تھے۔ جناب مقدر شاہ مقدر

جناب مقدر شاہ مقدر

40 کتابوں کے مصنف تھے۔ جمرود ادبی لیکوال، زلمی ادبی لیکوال اور خیبر ادبی جرگہ جیسی ادبی تنظیموں کے ساتھ ان کی وابستگی تھی۔ انھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ پشتو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کیا۔

محترمہ بپسی سدھوا:

امریکہ (تاریخ وفات 25 دسمبر 2024):
محترمہ بپسی سدھوا 11 اگست 1938 کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ کچھ عرصہ بعد ان کے والدین لاہور منتقل ہو گئے جہاں انھوں نے کنیئرڈ کالج سے بی اے کیا۔ بعد ازاں وہ امریکہ کی ریاست ہیوسٹن منتقل ہو گئیں جہاں کئی امریکی یونیورسٹیوں میں تدریس سے وابستہ رہیں۔ گجراتی اور اُردو اُن کے گھر کی زبانیں تھیں۔ تاہم انھوں نے تخلیقی اظہار کے لیے انگریزی زبان کا انتخاب کیا۔ اُن کے انگریزی ناولوں نے جنوبی ایشیائی اور پاکستانی فکشن کو عالمی منظر نامے پر پہچان عطا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اُن کے معروف ناولوں میں "آئس کینڈی مین Ice Candy man" اور "دا کرو ایٹرز The Crow Eaters" خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ان کے ناولوں پر فلمیں بھی بن چکی ہیں۔ ان کے کئی ناولوں کے دُنیا کی بڑی زبانوں میں ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ ہجرت

یادِ رفتگاں

(خصوصاً 1947 میں تقسیمِ ہند کے دوران میں ہجرت کا تجربہ)، وطن بدری، حقوقِ نسواں، اور جنوب ایشیا میں پارسیوں کے حالات اُن کے ناولوں کے نمایاں موضوعات رہے ہیں۔ وہ طویل عرصے سے امریکہ میں مقیم تھیں اور وہاں فکشن نگاری کے فن کی تربیت و تدریس سے وابستہ تھیں۔ وہ خود کو پاکستانی، پنجابی، اور پارسی کہلوانا پسند کرتی تھیں۔ حکومت پاکستان نے ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں ستارہ امتیاز بھی عطا کیا۔ اس کے علاوہ بھی وہ کئی بین الاقوامی اعزازات حاصل کر چکی ہیں جن میں لیلا والس ریڈرز ڈائجسٹ رائیٹرز ایوارڈ، اور بنٹنگ فیلوشپ ریڈکلف/ہارورڈ کے اعزازات شامل ہیں۔ اُن کے ناولوں کو اکادمی ادبیات کی طرف سے بہترین انگریزی کتب کے ایوارڈز بھی مل چکے ہیں۔ بپسی سدھوا اُن قد آور پاکستانی اہلِ قلم میں سے ہیں جن کی تصاویر و سوانح کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے ایوانِ اعزاز Hall of Fame میں بھی آویزاں کیا گیا ہے۔

محترمہ بپسی سدھوا

یادِ رفتگاں

اسلام آباد (06 نومبر 2024) اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام ادبی نشست بعنوان ''یادِ رفتگاں'' 6 نومبر 2024 کو منعقد ہوئی جس میں حال میں وفات پانے والے ملک کے نامور شعرا، ادبا اور محققین، ڈاکٹر اسلم انصاری، ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی، جناب ہمیش خلیل، جناب اجمل سراج، جناب سرور خٹک، جناب راحت سعید، اور جناب سید منصور عاقل کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور اُن کی علمی و ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اکادمی ادبیات کے ڈی جی جناب سلطان ناصر نے کہا کہ اِس تقریب کا مقصد اپنے قابل قدر رفتگان کی یاد پر لفظوں کی پتیاں نچھاور کرنا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی زندگیاں علم و ادب کے لیے وقف کیں اور ہمارے علمی ورثے میں قابل قدر اضافہ کیا وہ یقیناً ہمارے ہدیۂ تحسین و تبریک کے مستحق ہیں۔ انھوں نے خصوصی طور پر ڈاکٹر اسلم انصاری کی فارسی کلیات ''گلبانگِ آرزو'' کا تذکرہ کیا جسے اکادمی نے اِسی سال شایع کیا اور ملتان میں اس کی تقریبِ رونمائی خود ڈاکٹر اسلم انصاری کی موجودگی میں منعقد ہوئی جس پر وہ نہایت خوش ہُوئے۔ تقریب کی نظامت معروف شاعر جناب رحمان حفیظ نے کی۔

نشست بعنوان یادِ رفتگاں میں سردار یوسفزئی، امداد آکاش، ڈاکٹر امجد علی بھٹی، سلطان ناصر، نعیم فاطمہ علوی، حسن عباس رضا، رحمان حفیظ اور اقبال حسین افکار

جناب حسن عباس رضا نے مرحوم اجمل سراج کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا اور اُن کی غزلیں سُنائیں۔ جناب سردار یوسفزئی نے مرحوم سرور خٹک کی ادبی و سماجی خدمات پر روشنی ڈالی۔ محترمہ نعیم فاطمہ علوی نے مرحوم سید منصور عاقل کی شخصیت اور فن پر گفتگو کی اور ان کا کلام بھی سنایا۔ جناب امداد اکاش نے مرحوم راحت سعید کے فن اور شخصیت پر ترقی پسند تحریک کے تناظر میں نیز ایفرو ایشین رائٹرز یونین کے حوالے سے گفتگو کی۔ جناب اقبال حسین افکار نے بزرگ پشتو شاعر مرحوم ہمیش خلیل کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر امجد علی بھٹی نے پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی کی خدمات خصوصاً پنجابی کے کلاسیکی ادب پر اُن کے کام پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے مرحوم پروفیسر ڈاکٹر اسلم انصاری کے فارسی، اردو، سرائیکی کلام کے ساتھ ساتھ اُن کی تحقیقی خدمات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی۔ جناب عرش ہاشمی نے مرحومین کے لیے اجتماعی دعائے مغفرت کرائی۔ شرکا نے مرحومین تخلیق کاروں کی بلندی درجات اور ان کے لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔ آخر میں چائے پیش کی گئی اور جناب سلطان ناصر نے ڈاکٹر اسلم انصاری کی نظم ''گوتم کا آخری وعظ'' تحت اللفظ میں پیش کی۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ ادبی نشست بعنوان ''یادِ رفتگاں'' کے شرکا

پروین شاکر کی برسی پر اُن کے مزار پر گُل پاشی

اسلام آباد (26 دسمبر 2024): اُردو کی معروف شاعرہ پروین شاکر (1952-1994) کے یومِ وفات پر اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل، سُلطان ناصر نے اُن کی مزار پر پھول چڑھائے اور دعائے مغفرت کی۔ اِس موقعے پر پروین شاکر ٹرسٹ، پاکستان کسٹمز سروس، وفاقی محتسب، اور نجی ادبی اداروں کے نمائندگان سمیت علمی ادبی حلقوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سلطان ناصر نے میڈیا نمائندگان سے بات چیت کرتے ہُوئے کہا کہ پروین شاکر کا شمار پاکستان کی مقبول ترین شاعرات میں ہوتا ہے۔ اُنھوں نے انسانی جذبات خصوصاً نسائی کیفیات کا اظہار نہایت جرات سے کیا ہے اور ان کی شاعری میں انسانی تعلق کی لطافتوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اُن کا تذکرہ اکادمی کے ایوانِ اعزاز (ہال آف فیم) میں بھی شامل ہے۔ پروین شاعر کے شعری مجموعے خوشبو، صد برگ، خود کلامی، انکار، اور کفِ آئینہ ہیں۔ اُن کی کلیات ''ماہِ تمام'' کے نام سے منظرِ عام پر آئی۔

اُردو کی معروف شاعرہ پروین شاکر کے یومِ وفات پر اُن کی مزار پر پھول چڑھائے گئے اور دعائے مغفرت کی گئی

عالمی بیدل سیمینار

عالمی بیدل سیمینار کے اسٹیج کا منظر

اسلام آباد(16دسمبر2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے اشتراک سے ادبی تنظیموں ''ہم سخن'' اور ''اظہار فورم'' کے زیرِ اہتمام عالمی بیدل سیمینار اکادمی کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا، جس میں معروف بیدل شناسوں سمیت فارسی ادب کے شائقین کثیر تعداد میں شریک ہُوئے۔ سیمینار دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے سیشن کی صدارت کینیڈا سے آئے ہوئے فارسی و اُردو کے محقق ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کی جب کہ فارسی و پشتو کے محقق اور ماہرِ اقبالیات ڈاکٹر عبد الرؤف رفیقی (سربراہ اقبال اکیڈمی) مہمان خصوصی تھے۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ ڈاکٹر شیر علی، ڈین، الحمد اسلامک یونیورسٹی مہمانِ اعزاز تھے۔ ڈاکٹر غازی محمد نعیم، جناب فضل اللہ فانی، ڈاکٹر شوکت محمود، ڈاکٹر محمد آصف رضا اور جناب انعام اللہ رحمانی (افغانستان) نے اپنے اپنے موضوع کے حوالے سے مقالات پیش کیے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر حمیرا اشفاق اور جناب منظر نقوی نے سر انجام دیے۔ جناب طاہر اسلام عسکری نے تنظیم ''اظہار فورم'' کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور سیمینار کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالی۔

اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہُوئے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہا۔ انھوں نے برِّ صغیر پاک و ہند میں فارسی ادب کی روایت پر سلاطین دہلی اور زمانہ مغول (ایران میں دَورِ صفوی) کے حوالے سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے سبکِ ہندی کے حوالے سے عرفی شیرازی اور نظیری نیشاپوری کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اُنھوں نے سترھویں صدی عیسوی میں پیدا ہونے والے برِصغیر پاک و ہند کے تین قادرُ الکلام فارسی شعرا، غنی کشمیری، غنیمت کنجاہی اور عبدالقادر بیدل کا ذکر کیا اور ان کے اشعار سُنائے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت سلطان باہو بھی اِسی صدی میں پیدا ہُوئے جو پنجابی صوفی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی شاعر اور نثر نگار بھی تھے۔ آخر میں انھوں نے فارسی شعری روایت کی تہذیبی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کہا کہ دنیا کے 82 ملکوں میں فارسی سمجھی جاتی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ان ممالک میں بیدل فہمی و بیدل شناسی پروان چڑھے۔ انھوں نے کہا کہ بیدل نے 92 ہزار شعر کہے جن میں 49 ہزار شعر غزل کے ہیں۔ عبدالقادر بیدل ہماری تہذیب کے نمائندہ شاعر ہیں۔ وہ صوفیانہ و فلسفیانہ فکر کے ساتھ ساتھ ترقی پسند شاعر بھی تھے۔ علامہ اقبال نے رومی کو مرشد اور بیدل کو مرشدِ کامل کہا ہے۔ میر، غالب اور اقبال تک بیدل سے متاثر تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں بھی اس کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کہا کہ بیدل انسانیت کے شاعر تھے اور وحدت الوجود کے قائل تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیدل پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا متن اور فرہنگ مرتب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بیدل مرکز قائم کرنا چاہیے تاکہ ان کے افکار اور نظریات کو فروغ دیا جا سکے۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے اشتراک سے ادبی تنظیموں ''ہم سخن'' اور ''اظہار فورم'' کے زیرِ اہتمام عالمی بیدل سیمینار کے موقع پر ڈاکٹر سید تقی عابدی اور پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کو جناب سلطان ناصر اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی بھی موجود ہیں

ڈاکٹر محمد آصف رضا نے ''حیرت اور میٹا فزکس'' کے عنوان سے اپنا مقالہ پڑھا۔ انھوں نے کہا کہ بیدل اسرارِ کائنات کے محقق تھے۔ ان کے ہاں حیرت کا مطلب معرفت حاصل کرنا ہے۔ جناب انعام رحمان نے افغانستان سے آن لائن سیمینار میں شرکت کی اور کہا کہ افغانستان میں بیدل پر 12 کتابیں اور 84 کے قریب مقالات موجود ہیں۔ انھوں نے افغانستان کی مساجد اور مزارات پر بیدل خوانی کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ افغانستان کے گلوکاروں (بالخصوص ناشناس) نے بھی بیدل کے کلام کو گا کر فروغ دیا۔ ڈاکٹر شوکت اعوان نے کہا کہ بیدل بہت بڑے مفکر تھے لیکن ان کی فکر اور فلسفے پر تسلی بخش کام تاحال نہیں ہوا۔ انھوں نے بیدل کے منفرد اسلوب، تراکیب، اصطلاحات، اور متنوّع موضوعات کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی فلسفیانہ سوچ کو سائنس کی کسوٹی پر پرکھنا چاہیے۔ فزکس کے نظریات بیدل کے ہاں موجود ہیں۔ جناب فضل اللہ فانی نے ''ترجمہ شعر بیدل، فنی و ادبی پہلو'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ بیدل کے اشعار کا ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے جب تک بیدل کی تراکیب، استعارات، شعری پس منظر اور فکر و معانی، زبان و بیان، بحور اور وزن کو مکمل طور پر نہ سمجھا جائے ان کا ترجمہ ممکن نہیں۔ انھوں نے بیدل کے تراجم کے حوالے سے نعیم الحامد اور صوفی تبسّم کے کام کو سراہا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے بیدل کے 150 شعروں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ جناب شوکت محمود نے کہا کہ میں گزشتہ 14 برس سے بیدل فہمی پر کام کر رہا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ گزشتہ 77 سال میں بیدل پر 30 کتابیں اور 40 کے قریب مقالے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ڈاکٹر غازی محمد نعیم نے ''فکرِ اقبال پر بیدل کا اثر'' کے عنوان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اقبال نے بیدل کو مرشد کامل کہا ہے۔ اقبال نے مختلف انگریزی مقالوں میں بھی بیدل کا ذکر کیا ہے۔ اقبال نے اپنے اشعار میں بیدل کی مشرقیت کی روح کو تازہ کیا۔ اسرارِ خودی اور رموزِ بے خودی میں موجود فلسفے پر بیدل کا اثر نمایاں ہے۔ مہمانِ اعزاز ڈاکٹر شیر علی نے ''بیدل شناسی کی نئی لہر'' کے عنوان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ الحمد یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں بیدل فہمی پر 14 لیکچر دیے جا چکے ہیں، جس میں سے 4 لیکچرز ڈاکٹر سید تقی عابدی نے دیے ہیں۔

مہمانِ خصوصی ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی نے کہا کہ بیدل پر افغانستان اور ایران میں بہت کام ہوا ہے، تاہم ان پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ بیدل اکیڈمی قائم کی جائے۔ صوبائی سطح پر بھی بیدل مرکز ضروری ہے یا کسی یونیورسٹی میں بیدل چیئر قائم کی جائے تاکہ بیدل پر اُن کے شایانِ شان مربوط کام کیا جا سکے۔ آخر میں صدرِ محفل ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کہا کہ بیدل پر لکھی گئی کتب میں اختر عثمان کی کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے۔ انھوں نے کہا کہ ضروری ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو بیدل فہمی اور بیدل شناسی سے آگاہی دیں۔ انھوں نے بیدل کی شاعری کا سلیس نثر میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

عالمی بیدل سیمینار کا دوسرا سیشن سہ پہر ڈھائی بجے تا شام چار بجے منعقد ہوا جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید نے کی۔ جناب سلطان ناصر، ڈی جی، اکادمی ادبیات پاکستان، مہمانِ اعزاز تھے۔ جناب اختر عثمان، ڈاکٹر محمد سفیر، جناب ارسلان احمد راٹھور اور قاری یحییٰ اشرف گمریانی نے اپنے اپنے موضوع کے حوالے سے مقالات و خطبات پیش کیے۔ نظامت جناب طالب حسین طالب نے کی۔ جناب اختر عثمان نے کہا کہ بیدل خوش اسلوب اور سلیقے سے شعر کہنے والے بڑے شاعر تھے۔ انھوں نے کہا کہ اقبال سمیت متعدد بڑے شاعر ان سے متاثر تھے۔ جناب اختر عثمان نے کہا کہ میں بیدل کی ترقی پسندانہ غزلوں سے زیادہ متاثر ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ بیدل کی شاعری کا منظوم ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ تاہم انھوں نے بیدل کے کلام کے اپنے چند تراجم پیش کیے۔ قاری یحییٰ اشرف نے اپنی گفتگو میں بیدل کی تصانیف، فکر و فن، تخیل کی بلندی، اسلامی علوم کے حوالے، ان کی شاعری میں فلسفیانہ اور صوفیانہ رنگ، خود شناسی، فلسفۂ عرفان، فلسفۂ حیرت اور اعلیٰ تشبیہات پر روشنی ڈالی۔ جناب ارسلان راٹھور نے میر کی شاعری پر بیدل کے اثرات کے حوالے سے تاریخی اور تہذیبی پس منظر پر گفتگو کی اور کہا کہ میر تخلیقی سطح پر بیدل سے متاثر تھے۔ ڈاکٹر محمد سفیر نے کہا کہ بیدل اپنے اسلوب کے حوالے سے فارسی کا بڑا شاعر ہے۔ بیدل نے رودکی کا اپنی رباعیات میں ذکر کیا۔ وہ حافظ شیرازی سے متاثر تھے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے کہا کہ بیدل کے اس سیمینار میں بہت پر مغز مقالے پڑھے گئے۔ بیدل کے خوب صورت اشعار سننے کو ملے اور ان

کے منظوم تراجم بھی بہت اعلیٰ درجے کے تھے۔ اِن کا کہنا تھا کہ بیدل فہمی ایک تحریک کی صورت بن گئی ہے لیکن سرکاری سرپرستی کے بغیر بیدل پر کام کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور دیگر سرکاری اداروں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں اقدامات اٹھائیں۔ ہم سخن کے روحِ رواں ظفر سید نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ اِس سیمینار میں بیدل پر بہت اعلیٰ مقالے پڑھے گئے۔ آخر میں جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل، نے صدرِ محفل اور مہمانانِ خصوصی کو اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کیں۔

عالمی بیدل سیمینار کے اسٹیج کا منظر

عالمی بیدل سیمینار کے شرکا اور آن لائن مقالہ خوانی کا منظر

صوبائی دفاتر

پشاور : تعزیتی اجلاس

پشاور(02 اکتوبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت پروفیسر ڈاکٹر ستار خان لواغری منعقد ہوا جس میں پشتو زبان کے شاعر و ادیب مفلس درانی کی وفات گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور حال ہی میں وفات پانے والے اہل قلم سرور خٹک اور وادود اشنغرے کو بھی پرنم انکھوں سے یاد کرتے ہوئے ان کی کمی محسوس کی گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال، محترمہ کلثوم زیب اور خان بادشاہ نصرت نے مرحومین اہل قلم کے حوالے سے کہا کہ ان کے تحریروں میں محبت، انسانیت، درد اور روشن افکاری تھی۔ تعزیتی اجلاس میں پریشان داؤدزئی نے بھی اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ خیبر پختونخوا کے اہل قلم پر ماہ ستمبر کا مہینہ بہت بھاری ثابت ہوا اس مہینے میں بعض نامور اہل قلم یادرفتگاں میں

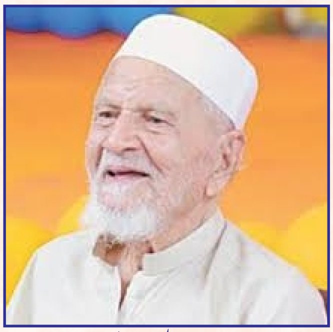

جناب مفلس درانی

شامل ہوئے جس سے یقینا ہماری زبان و ادب کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اجلاس میں تمام مرحومین شاعر و ادباء کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور اللہ تعالی سے دعا کی گئی کہ اللہ تعالی انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندہ گان کو صبر اور استقامت کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پشاور : ربیع الاوّل کی مناسبت سے سہ لسانی نعتیہ مشاعرہ

پشاور(08 اکتوبر 2024): کاروانِ حوّا لٹریری فورم نے اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور کے تعاون سے ربیع الاوّل کی مناسبت سے سہ لسانی نعتیہ مشاعرے کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت جناب عزیز اعجاز نے کی۔ مہمانِ خصوصی جناب مشتاق شباب جبکہ مہمانِ اعزاز جناب سلیم بنگش تھے۔ نظامت چیئر پرسن محترمہ بشریٰ فرخ نے کی۔ پروگرم کے آغاز میں محترمہ تابندہ فرخ نے بشریٰ فرخ صاحبہ کی لکھی ہوئی حمد پڑھی اور ہدیۂ نعت بھی پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام کے آغاز میں بشریٰ فرخ نے اپنا اردو نعتیہ کلام پیش کیا، پھر جناب اختر سیماب اور جناب خادم ابراہیم نے تحت اللفظ میں، جبکہ جناب سکندر حیات نے ترنم سے اپنا ہند کو کلام سنایا۔ محترمہ شمشاد نازلی اور جناب سعید پارس نے اردو میں کلام سنایا۔ محترمہ ثمینہ قادر اور

ربیع الاوّل کی مناسبت سے سہ لسانی نعتیہ مشاعرہ کے اسٹیج کا منظر

جناب سلیم بنگش نے پشتو نعتیہ کلام سنایا۔ مہمانِ خصوصی جناب مشتاق شباب نے اردو کلام سنایا۔ صدرِ محفل جناب عزیز اعجاز نے اردو میں اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

کراچی : شاہ عبداللطیف بھٹائی سیمینار و مشاعرہ

کراچی(25 اکتوبر 2024): سندھی ادبی سنگت کراچی شاخ بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام شاہ عبداللطیف بھٹائی سیمینار و مشاعرہ شمشیر الحیدری ہال اکادمی ادبیات پاکستان کراچی میں منعقد کیا گیا، جس کی صدارت سندھی زبان کے نامور شاعر پروفیسر ناگپال نے کی۔ ڈاکٹر شیر مہرانوی، ڈاکٹر سحر گل، سابھیا سانگی نے ظہار خیال کیا۔ انچارج اکادمی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی سیمینار و مشاعرہ کے شرکا

ملتان : محترمہ فرحانہ عنبر کے شعری مجموعہ ''چلے آؤ نا'' کی تقریب پذیرائی

ملتان (15اکتوبر 2024) : اکادمی ادبیات پاکستان ملتان اور عالمی ادب اکادمی کے اشتراک سے گوجرانولہ کی معروف شاعرہ محترمہ فرحانہ عنبر کے شعری مجموعہ ''چلے آؤ نا'' کی تقریب پذیرائی ریڈیو پاکستان ملتان کے سیمنار ہال میں منعقد ہوئی جس میں اہل قلم اور اہل ذوق کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔تقریب کی صدارت نامور شاعر محقق نقاد اور ماہر تعلیم پروفیسر انور جمال نے کی سابق چیئرمین اور کنٹرولر ملتان بورڈ اور معروف نقاد ڈاکٹر مختار ظفر اور منفرد لہجے کے شاعر سید قمر رضا شہزاد مہمانانِ خصوصی جبکہ گوجرنوالہ کے نامور شاعر عمران تنہا ارشد اقبال آرش اور محترمہ صائمہ نورین بخاری مہمانانِ اعزاز میں شامل تھے۔تلاوت کلام پاک محمد عبداللہ نے کی جبکہ تقریب کی نظامت کے فرائض معروف ادیب اور کالم نگار محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیئے۔

اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر انور جمال نے کہا کہ فرحانہ عنبر نے اپنی شاعری میں غزل کی روایت کے ساتھ ساتھ نئے استعاروں اور لطیف اور توانا جذبوں کی بھی بھرپور عکاسی کی ہے انہوں نے کہا کہ کتاب کا خوبصورت عنوان بھی اس شعری مجموعہ کی طرف اپنی توجہ مبذول کراتا ہے۔ڈاکٹر مختار ظفر اور سید قمر رضا شہزاد نے شاعرہ فرحانہ عنبر کی شاعری کو جدید تقاضوں سے ہم آھنگ قرار دیتے ہوئے کامیاب تقریب پر مبارکباد دی۔اس موقع پر اظہر سلیم مجوکہ نے کہا کہ اکادمی ادبیات پاکستان کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف کی ہدایت پر تمام شہروں کے ادب اور ادیبوں کو قومی دھارے میں شریک کرنے کے لئے تسلسل کے ساتھ تقاریب کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

فرحانہ عنبر کے شعری مجموعہ ''چلے آؤ نا'' کی تقریب پذیرائی کے موقع پر پاکستان لیٹریری فورم اور ایجوکیشنل سوشل فورم کے ماہر تعلیم عنایت علی قریشی کی طرف سے شاعرہ کو یادگاری شیلڈ پیش کی جا رہی ہے

جنرل منیجر پاکستان ٹیلی ویژن ملتان محمد یونس چشتی اور اینکر پرسن عامر شہزاد صدیقی پروفیسر عبدالماجد وٹو اور عالمی ادب اکادمی کی صدر گل نسرین نے بھی کتاب اور شاعرہ پر گفتگو کرتے ہوئے ایسی تقاریب کو ادب اور ثقافت کا حسن قرار دیا ہے۔محترمہ فرحانہ عنبر نے کامیاب اور بھرپور تقریب کے انعقاد پر اکادمی ادبیات اور عالمی ادب اکادمی کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اپنا کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا اور حاضرین سے بھرپور داد وصول کی۔تقریب میں موجود شعراء کرام مہمان اعزاز عمران تنہا قمر کیانی مہمان خاص سید علی تنہا (لیہ)،مہمان خاص ڈاکٹر منال صدیقی جاوید یاد کیف صحرائی احمد مسعود قریشی مامون طاہر رانا گل نسرین طفیل بلوچ ترویج ادب کے صدر محمد یاسر نعیم روفی سرکار ملیحہ فرحت شازیہ منور واقف ملتانی کرامت رخسار محمد علی باہوش مہمان خاص صائمہ اعجاز مشعل سیف اور احسان ماہی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔اکادمی ادبیات ملتان کے انچارج رضوان گل نے کامیاب تقریب پر شرکاء کا شکریہ ادا کیا پاکستان لیٹریری فورم اور ایجوکیشنل سوشل فورم کے ماہر تعلیم عنایت علی قریشی کی طرف سے شاعرہ فرحانہ عنبر کو یادگاری شیلڈ اور اہل قلم کی طرف سے پھول اور کتابوں کے تحائف پیش کئے گئے۔

شعری مجموعہ ''چلے آؤ نا'' کی تقریب پذیرائی کے شرکا

لاہور : ''اہل قلم سے ملیے'': محترمہ پروین ملک کے ساتھ خصوصی نشست

لاہور(24اکتوبر 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے لاہور دفتر کے زیر اہتمام ''اہل قلم سے ملیے'' کے عنوان سے پنجابی کی معروف افسانہ نگار،کہانی کار محترمہ پروین ملک کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا۔اس کی صدارت محترمہ ثروت محی الدین نے کی اور مہمان خصوصی جناب الیاس گھمن شامل تھے۔مقررین میں جناب اقبال قیصر،ڈاکٹر شائستہ نزہت،ڈاکٹر عباد نبیل شاد، جناب افضل ساحر، جناب یوسف پنجابی شامل تھے۔اس میں محترمہ پروین ملک کی بیٹی صوفیہ احمد نے خصوصی طور پر شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے سر انجام دیے۔تقریب کا اغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔تلاوت کلام پاک محمد احمد نے کی۔مہمان خصوصی الیاس گھمن نے کہا کہ پروین ملک نے اپنی آپ بیتی میں جولب ولہجہ اختیار کیا ہے وہ کسی اور کے ہاں نہیں ملتا۔صدر محفل محترمہ ثروت محی الدین نے پروین ملک کی عشروں کی جدوجہد کو سراہا اور کہا کہ پنجابی زبان کی تعلیم پرائمری سے شروع کی جائے۔محترمہ پروین ملک نے پنجابی زبان کے فروغ میں اپنی ہم عصر پنجابی خواتین لکھاریوں کو یاد کیا اور ان کی کوششوں کو سراہا۔اور انہوں نے اکادمی ادبیات پاکستان لاہور کا اس عزت افزائی پر خصوصی شکریہ ادا کیا۔مقررین نے محترمہ پروین ملک کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔اکادمی ادبیات پاکستان،لاہور کے انچارج عبدالستار اور محمد جمیل نے تمام اہل قلم کا اس محفل کو خوبصورت بنانے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔اس محفل میں اہل قلم نے شرکت کی ان میں محمد اقبال باجوہ دیپ چوہدری ،علی عثمان باجوہ،پروفیسر عباس مرزا،نغمانہ خورشید(بیاجی)،شوکت علی ناز،اعجاز فیروز اعجاز، ماہم نور،صباالحین بخت، پروفیسر اسماء حسن، ڈاکٹر فاخرہ شجاع ، کرن شجاع، روبینہ شاہین،ساثرہ اسلم،علی راج،،مرزا عثمان بیگ،شفیق علی، طاہر محمود، رانا پرتاپ سنگھ،ذوالقرنین،سید باسل حسن،متین کاشمیری شامل تھے۔

تقریب اہل قلم سے ملیے کے شرکا

کراچی : اردو/سندھی مشاعرہ

اردو/سندھی مشاعرہ کے شرکا

کراچی (04 نومبر 2024): بسمل آرٹس کونسل کراچی بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیرِاہتمام اردو/سندھی مشاعرہ اکادمی کے ہال میں منعقد کیا گیا، جس کی صدارت اردو زبان کے نامور شاعر جناب منیف اشعر نے کی۔ مہمان خاص پروفیسر مشتاق مہر تھے۔ انچارج اکادمی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالی کلمات پیش کیے تھے۔

کراچی : ادبی نشست و مشاعرہ

ادبی نشست و مشاعرہ کے شرکا

کراچی (14 نومبر 2024): بزم ادب امروز پاکستان کراچی بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیرِاہتمام ادبی نشست و مشاعرہ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی میں منعقد کیا گیا، جس کی صدارت اردو زبان کے نامور شاعر جناب مختیار حیات نے کی۔ مہمان خاص ڈاکٹر اظہر علی شاہ، پرو وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی کیمپس نوشہرو فیروز تھے۔ انچارج اکادمی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔

کراچی : ادبی مشاعرہ

ادبی مشاعرہ کے شرکا

کراچی (15 نومبر 2024): بزم جاوید پاکستان کراچی بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیرِاہتمام ادبی مشاعرہ اکادمی ادبیات پاکستان کے ہال میں منعقد کیا گیا، جس کی صدارت اردو زبان کے نامور شاعر جناب رفیع الدین راز نے کی۔ مہمان خاص ڈاکٹر سکندر مطرب تھے۔ انچارج اکادمی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔

کراچی : بُک اسٹال

سترھویں عالمی اردو کانفرنس کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کی کتابوں کا سٹال

کراچی (5 تا 8 دسمبر 2024): آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی کے زیرِاہتمام سترھویں عالمی اردو کانفرنس کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے طرف سے کتابوں کا سٹال لگایا گیا جس میں اکادمی کی مطبوعات رعایتی نرخوں پر قارئین کے لیے دستیاب تھیں۔

کراچی : جناب احتشام ارشد نظامی کے اعزاز میں تقریب

جناب احتشام ارشد نظامی کے اعزاز میں تقریب کے شرکا

کراچی (13 دسمبر 2024): ادارہ علم دوست پاکستان کراچی بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیرِاہتمام امریکہ سے تشریف لائے ہوئے صحافی، ادیب سماجی شخصیت جناب احتشام ارشد نظامی کے اعزاز میں تقریب اکادمی کے ہال میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت جناب احتشام ارشد نظامی نے کی۔ مہمان خاص جناب وکیل انصاری تھے۔ انچارج اکادمی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔

پشاور : تعزیتی اجلاس

جناب مقدر شاہ مقدر

پشاور (20 دسمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس زیرِصدارت پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال منعقد ہوا جس میں پشتو زبان کے نامور شاعر، ادیب اور کتابوں کے منصف مقدر شاہ مقدر کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں سٹاف ممبران کے علاوہ پروفیسر گلزار جلال، محترمہ کلثوم زیب، امجد علی خادم، رفعت اللہ رفعت اور خان بادشاہ نصرت نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقدر شاہ مقدر مرحوم کی ادبی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی انتقال کو پشتو ادب کے لئے ایک بڑا نقصان قرار دیا جبکہ اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں مقدر شاہ مقدر کی رحلت پر دکھ کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مرحوم شاعر و ادیب مقدر شاہ مقدر کی ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور دعا کی کہ اللہ موصوف کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر اور استقامت کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لاہور : علامہ اقبال کے یوم ولادت کی مناسبت سے تقریب

ملتان (11 نومبر 2024) : اکادمی ادبیات پاکستان لاہور میں علامہ اقبال کے 147 ویں یوم ولادت کی مناسبت سے ایک تقریب 11 نومبر 2024ء کو منعقد ہوئی۔تقریب کی صدارت ڈاکٹر عطیہ سید نے کی جبکہ مہمان خصوصی نذیر قیصر تھے۔نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے ادا کیے۔تلاوت کلام پاک کے بعد علامہ اقبال کی فن و شخصیت پر گفتگو کرنے والوں میں پروفیسر محمد عباس مرزا، ایس ایم رضوی، تانیہ محمودہ اعوان اور ممتاز راشد لاہوری شامل تھے۔انگریزی میں منظوم خراج تحسین میاں صلاح الدین ایڈوکیٹ نے پیش کیا۔ڈاکٹر علامہ اقبال کے بارے میں ڈاکٹر عطیہ سید نے کہا کہ وہ عالمگیر سطح کی شاعری کرتے رہے۔نزیر قیصر نے کہا کہ اقبال نے اپنی شاعری میں کئی روایتی پہلوؤں میں نئے زاویے عطا کیے۔پروفیسر محمد عباس مرزا نے کہا کہ غالب اور اقبال کی شاعری وقت کے ساتھ ساتھ وسیع معنی آشکار کر رہی ہے۔ممتاز راشد لاہوری نے کہا کہ اقبال کو اقبال لاہوری کہا جاتا ہے اور لاہور میں ان سے منسوب جتنے ادارے اور مقامات ہیں کسی اور شہر میں نہیں ہیں۔ایس ایم رضوی نے کہا کہ بظاہر ہر کلام اقبال میں جو تضادات ہیں دراصل ان کے وسیع النظری کا ایک عکس ہیں۔تقریب کے بعد ایک مشاعرے کا اہتمام بھی کیا گیا اس مشاعرے کی صدارت جناب نذیر قیصر نے کی مہمان خصوصی محمد عباس مرزا نظامت ممتاز راشد لاہوری نے کی کلام سنانے والوں میں روبینہ راجپوت، اعجاز فیروز اعجاز، شوکت علی ناز، طاہر منظور، ڈاکٹر فاخرہ شجاع، ریحانہ عثمانی، عالیہ بخاری ہالہ، ریاض احمد ریاض، محمد احمد، ممتاز راشد لاہوری اور مستحسن رضوی نے علامہ اقبال کی طویل نظم زبانی طور پر پیش کی۔صدر مشاعرہ نے علامہ اقبال کی زمین پر کہی اپنی غزل پیش کی۔تقریب کے اختتام پر محمد جمیل اور عبد الستار نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

یوم اقبال کے سلسلے میں منعقدہ تقریب کے شرکا

لاہور : قائداعظم کے 148 ویں یومِ ولادت کے حوالے سے تقریب و مشاعرہ

لاہور(20 دسمبر 2024):اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور نے 20 دسمبر 2024 کو قائد اعظم کی 148 ویں یوم ولادت اور مشاعرے کی تقریب کا اہتمام کیا۔تقریب کی صدارت پروفیسر عبد الکریم خالد نے کی۔مہمانان خصوصی ڈاکٹر عمرانہ مشتاق مانی اور جاوید شیدا تھے۔گفتگو کرنے والوں میں ڈاکٹر محمد رفیق خان، طاہر ابدال طاہر، مشتاق قمر، عقیل شافی، اسد علی رانا، سعادت شاہین شامل تھے۔نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے سر انجام دیئے۔تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے محمد احمد نے کیا نعت رسول مقبول شمعون آفتاب نے سنائی۔صدر تقریب نے کہا کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے مظبوط کردار کی مدد سے ہمیں ایک اسلامی ملک لے کر دیا۔مقررین نے بھی قائد اعظم کے کئی اوصاف بیان کئے اور ان کی زندگی کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔اور اس تقریب کے آخر میں مشاعرے کا آغاز ہوا۔جس میں شعراء کرام نے قائد اعظم کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ان شعراء میں ممتاز راشد لاہوری ، اعجاز قریشی ، معظم علی خان ، محمد احمد، طاہر ابدال، صادق شاہین، متین کاشمیری ، رضوان رضوی ، محمد جمیل اور دیگر شامل تھے۔تقریب کے اختتام پر محمد جمیل اور عبد الستار نے آنے والے اہل قلم کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کو رونق بخشی۔

قائداعظم کے 148 ویں یوم ولادت کے حوالے سے تقریب و مشاعرہ

مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کی تقاریب

مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے (ماہ اکتوبر تا دسمبر 2024) منعقد ہونے والی تقریبات

سیریل نمبر	تاریخ / دن	تنظیم	تقریب کا عنوان	مقام
1۔	04اکتوبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	فاؤنڈیشن فار ایجوکیشن، انٹرپرینورشپ، لٹریچر اسلام آباد	ڈاکٹر ناصر حسین بخاری کی کتاب ’’Testament of Love‘‘ کی تقریب رونمائی مہمان خصوصی : جناب سید یوسف رضا گیلانی، چیئرمین سینٹ، اسلام آباد	کانفرنس ہال
2۔	07اکتوبر 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	سلیم ناشاد کی یاد میں تقریب اور آزاد مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ صدارت: چیئرمین سید محمود احمد۔مہمانان خصوصی: شعیب یوسفزئی، چیئرمین پشتون کلچرل ایسوسی ایشن، اسلام آباد، سینئر صحافی جناب حماد حسن، جناب قمر یوسفزئی اور جناب سعد اللہ میوند۔ مقالہ نگار : جناب عبدالحمید زاہد۔نظامت: جناب سردار یوسفزئی، سیکرٹری جنرل	رائٹرز ہاؤس
3۔	07اکتوبر 2024 بروز پیر	ادبی تنظیم دیب	جناب خورشید ربانی کی کتاب ’اردو نعت میں تلمیحات‘‘ کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
4۔	11اکتوبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	حلقہ اربابِ ذوق اسلام آباد کے روایتی سلسلہ’’ ادب ستارہ‘‘ میں ممتاز شاعر جناب علی اکبر عباس کے ساتھ ایک نشست رکھی گئی۔ صدارت: پروفیسر جلیل عالی گفتگو: جناب محمد حمید شاہد، جناب نسیم سحر، محترمہ افشاں عباسی، جناب ارشد چہال، ڈاکٹر فرحت عباس، ڈاکٹر صلاح الدین درویش اور جناب ادریس آزاد	رائٹرز ہاؤس
5۔	12اکتوبر 2024 بروز ہفتہ	سندھی ادبی سنگت، اسلام آباد	سندھی ادبی سنگت کی دستور تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت : جناب منظور حسین ویسریو	رائٹرز ہاؤس
6۔	18اکتوبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	ممتاز افسانہ نگار محترمہ رابعہ خان نے اپنا افسانہ برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ڈاکٹر روش ندیم۔گفتگو: جناب عامر رضا، جناب مسعود انور، جناب خلیق الرحمان، جناب طارق محمود انجنیئر ، جناب جمال زیدی، جناب حبیب جمال، کرنل ریٹائرڈ شرافت علی، جناب راحت خان اور جناب محمد اکبر نیازی	رائٹرز ہاؤس
7۔	18اکتوبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	Oxfam International	’’Digital Dastak‘‘ کے عنوان سے سیمینار	کانفرنس ہال
8۔	19اکتوبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	کتاب ’الف اللہ رتا دل میرا‘‘ کی تقریب مقرر : جناب زبیر احمد۔اظہار خیال : جناب فہیم قریشی، جناب محمد عاصم بٹ، جناب طارق بھٹی اور محترمہ ثروت محی الدین	
9۔	19–20اکتوبر 2024 بروز ہفتہ۔اتوار	سندی بولی جو بااختیار ادارو، حیدرآباد	’’بچوں کا شاہ لطیف میلہ‘‘	کانفرنس ہال
10۔	25اکتوبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	فن مصوری اور فن پاروں پر گفتگو کی گئی۔ صدارت : ممتاز مصور جناب عباس شاہ۔مہمان خصوصی : جناب عصمت اللہ خٹک۔گفتگو: معروف مصور اور ڈرامہ رائٹر جناب احمد حبیب	رائٹرز ہاؤس
11۔	26اکتوبر 2024 بروز ہفتہ	سندھی ادبی سنگت، اسلام آباد	سندھی ادبی سنگت کی دستور تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت : جناب غلام مصطفیٰ	رائٹرز ہاؤس
12۔	یکم نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	ڈاکٹر عزیز فیصل نے اپنی غزل برائے تنقید پیش کی۔ صدارت : ڈاکٹر شیر علی خان۔گفتگو: ڈاکٹر ابرار عمر، ڈاکٹر خلیق الرحمن، جناب امداد آکاش، جناب مسعود انور، جناب حسن نقوی، جناب اشفاق عامر، جناب طارق محمود انجنیئر ، جناب عامر رضا انجنیئر اور جناب مظہر مسعود	رائٹرز ہاؤس
13۔	02نومبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	’’قدرتی عوامل کے پس پردہ کارفرما ریاضی‘‘ کے موضوع پر پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت : جناب امداد آکاش۔ اظہار خیال : جناب عطا حسینی	رائٹرز ہاؤس

مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کے زیرِ اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے (ماہ اکتوبر تا دسمبر 2024) منعقد ہونے والی تقریبات

سیریل نمبر	تاریخ / دن	تنظیم	تقریب کا عنوان	مقام
14۔	04 نومبر 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	تصوف پر خصوصی لیکچر : پروفیسر طاہر شاہد ظاہر صدارت : چیئرمین سید محمود احمد۔ مہمانان خصوصی : فیض گدون پروفیسر حمایت اللہ یعقوبی اور پروفیسر عزیز واحد۔ شرکائے گفتگو : جناب خان کریم آفریدی، جناب اکرم نازی، جناب عزیز خٹک، جناب یاسر گل یاسر، جناب گلاب دلسوز، جناب تیمور جان، محترمہ سحرش کلیم، محترمہ سعدیہ ایاز، جناب توبہ کار خٹک، جناب اسد خٹک، جناب عمر نبی، جناب توفیق عمر اور جناب سردار یوسفزئی	رائٹرز ہاؤس
15۔	08 نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	برطانیہ سے تشریف لائی ہوئی شاعرہ محترمہ گلناز کوثر کی نظموں پر مبنی کتاب "مایا" ایک تجزیاتی مطالعہ کے حوالے سے تقریب منعقد کی گئی۔ صدارت : ممتاز شاعر و ادیب پروفیسر ڈاکٹر احسان اکبر۔ گفتگو : جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر ثاقب ندیم، محترمہ پروین طاہر، ڈاکٹر صلاح الدین درویش، ڈاکٹر ارشد معراج اور ڈاکٹر فاخرہ نورین	رائٹرز ہاؤس
16۔	15 نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	ممتاز افسانہ نگار محترمہ فاطمہ عثمان نے اپنا افسانہ "راوی چین ہی چین لکھتا ہے" برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : سید ماجد شاہ۔ گفتگو : جناب محمد حمید شاہد، جناب عالی شعار بنگش، جناب عامر رضا، جناب خلیق الرحمن، جناب ظاہر شاہ، جناب طارق محمود انجنیئر ، ڈاکٹر ناہید اختر، محترمہ سمیرا ناز، محترمہ ابصار فاطمہ اور جناب رحمن حفیظ	رائٹرز ہاؤس
17۔	15 نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	پنجابی ادبی پرچار، اسلام آباد	جناب جعفر انجم جٹیانہ کی کتاب "بیڑیاں" کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
18۔	16 نومبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	"استعماری نفسیات" کے موضوع پر پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت : وینکٹ ایرو۔ اظہار خیال : جناب جناب اختر علی سید	رائٹرز ہاؤس
19۔	18 نومبر 2024 بروز پیر	ادبی تنظیم زاویہ، اسلام آباد	جناب اشفاق حسین کے شعری کلیات "لو ہم نے دامن جھاڑ دیا" کی تقریب پذیرائی	کانفرنس ہال
20۔	22 نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	جناب راحت خان نے اپنی شاعری پیش کی۔ صدارت : جناب عالی شعار بنگش	رائٹرز ہاؤس
21۔	29 نومبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	جناب رضوان مجید نے اپنے ناول "بکواس نسلیں" کے اقتباسات برائے تنقید پیش کیے۔ صدارت: جناب سید ظہیر گیلانی۔ شرکائے مجلس نے اقتباسات پر سیر حاصل گفتگو کی اور اس کے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا۔	رائٹرز ہاؤس
22۔	30 نومبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	تعزیتی ریفرنس بیادِ راحت سعید منعقد ہوا۔ اظہار خیال : ڈاکٹر روش ندیم، جناب کامران اقبال، محترمہ نجمہ ریحانہ، جناب واصف ارشد، جناب ناظر محمود، جناب فہیم قریشی، جناب امداد آکاش اور جناب پناہ بلوچ	رائٹرز ہاؤس
23۔	02 دسمبر 2024 بروز پیر	زاویہ، اسلام آباد	جناب عابد رشید کے نعتیہ مجموعہ "خیر الانام" کی تقریب پذیرائی	کانفرنس ہال
24۔	02 دسمبر 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	"خوشحال خان اور علامہ اقبال" کے موضوع پر سیمینار اور غیر طرحی مشاعرہ منعقد ہوا۔ صدارت : جناب سید محمود احمد۔ مقالہ نگار : جناب م۔ر شفق۔ نظامت: جناب سردار یوسفزئی	رائٹرز ہاؤس
25۔	06 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	معروف شاعر ڈاکٹر کاشف عرفان نے اپنی غزل اور نظم برائے تنقید پیش کیں۔ صدارت: جناب قیوم طاہر شرکائے مجلس نے دونوں تخلیقات پر بھرپور گفتگو کی اور ان کی مختلف جہات، اسلوب اور مضامین پر بات کی۔	رائٹرز ہاؤس
26۔	07 دسمبر 2024 بروز ہفتہ	سندھی ادبی سنگت، اسلام آباد	سندھی ادبی سنگت کی ادبی نشست منعقد ہوئی۔ صدارت : علی شیر جمالی	رائٹرز ہاؤس
27۔	12 دسمبر 2024 بروز جمعرات	زوایہ، اسلام آباد	جناب غضنفر ہاشمی کے ساتھ شام ملاقات	کانفرنس ہال
28۔	13 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	جناب عرفان احمد عرفی نے اپنا افسانہ "بیچوا" برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت: ڈاکٹر صلاح الدین درویش افسانے پر شرکائے مجلس نے بھرپور گفتگو کی اور افسانے کے اسلوب، بُنت، موضوع اور اس کی خوبیوں وخامیوں پر تفصیلی بات کی۔	رائٹرز ہاؤس
29۔	14 دسمبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	"بلوچی ادب میں جدید رجحانات" کے موضوع پر سیمینار اظہار خیال : جناب ضیاالدین	رائٹرز ہاؤس
30۔	16 دسمبر 2024 بروز پیر	ادبی تنظیموں "ہم سخن" اور "اظہار فورم"	عالمی بیدل سیمینار	کمیٹی روم
31۔	18 دسمبر 2024 بروز بدھ	جمعیت عشاق العربیہ	عربی زبان کے عالمی دن کی مناسبت سے پروگرام	کانفرنس ہال
32۔	20 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	Internal Audit Wing, Pak.Secretariat	کتاب "طلوع" کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
33۔	20 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	انحراف انٹرنیشنل	جناب تسنیم عابدی کے اعزاز میں خصوصی نشست	کمیٹی روم
34۔	21 دسمبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	معروف افسانہ نگار محترمہ کوثر جمال کے ساتھ ایک نشست اظہار خیال : جناب فہیم قریشی، جناب منیر فیاض اور ڈاکٹر روش ندیم	رائٹرز ہاؤس
35۔	23 دسمبر 2024 بروز پیر	بزم ادب، اسلام آباد	اردو مشاعرہ	کانفرنس ہال
36۔	24 دسمبر 2024 بروز منگل	زاویہ، اسلام آباد	محترمہ حمیرا رحمان کے شعری مجموعے "بہت سے کام کرنے ہیں" کی تقریب	کانفرنس ہال
37۔	27 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	انجمن فروغ پہاڑی زبان	کتاب "چیندک" کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
38۔	27 دسمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقۂ ارباب ذوق، اسلام آباد	ڈاکٹر صنوبر الطاف نے اپنے افسانوں کی کتاب "ایک بے خواب دوپہر کا فلیش بیک" (تجزیاتی مطالعہ) برائے تنقید پیش کی۔ صدارت : جناب افتخار عارف۔ مہمان خصوصی : جناب محمد حمید شاہد۔ اظہار خیال : ڈاکٹر عبدالوحید رانا، جناب عرفان احمد عرفی، ڈاکٹر روش ندیم، جناب عثمان عالم اور محترمہ فاطمہ عثمان	رائٹرز ہاؤس
39۔	30 دسمبر 2024 بروز پیر	دائرہ علم وادب پاکستان	کتاب "پیام اقبال ڈیلکس ایڈیشن" کی تقریب رونمائی	کمیٹی روم

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اکادمی ادبیات پاکستان کے دیرینہ کارکن جناب فاروق شہزاد دارفانی سے کوچ کر گئے

فاروق شہزاد ایک فرض شناس اور محنتی کارکن تھے، صدرنشین اکادمی

اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر، جملہ افسران، اور اہلکاران نے اکادمی کے شعبہءِ تعلقاتِ عامہ میں خدمات انجام دینے والے رفیق کار جناب فاروق شہزاد کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔

مرحوم فاروق شہزاد 25 ستمبر 1981 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نور محمد بھٹی تھا۔ آپ نے راولپنڈی بورڈ سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک اور پھر ایف کیا۔ پھر پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے بی اے پاس کیا۔ آپ 6 مارچ 2006 کو اکادمی سے منسلک ہوئے۔ آپ انتہائی محنتی اور فرض شناس اہلکار تھے۔ آپ گزشتہ کئی سالوں سے اکادمی کے خبرنامے کی کمپوزنگ، سیٹنگ، اور لے آوٹ کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے تھے۔ طویل عرصے سے گردوں کے عارضے میں مبتلا تھے۔ بالآخر 21 جنوری 2025 کو وفات پا گئے۔

اُن کی مغفرت اور بلندیِ درجات کے لیے اکادمی ادبیات میں اجتماعی دعا کی گئی جس میں اُن کی فرض شناسی اور اکادمی کے لیے خدمات کی تعریف بھی کی گئی۔ دعا میں اکادمی کے اقامتی منصوبے کے نوجوان اہلِ قلم اور اکادمی کے افسران وسٹاف کے لوگ شریک ہوئے۔

خبرنامہ اکادمی کا زیرِ نظر شمارہ فاروق شہزاد نے اپنی آخری ذمہ داری کے طور پر تیار کیا ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی مطبوعات

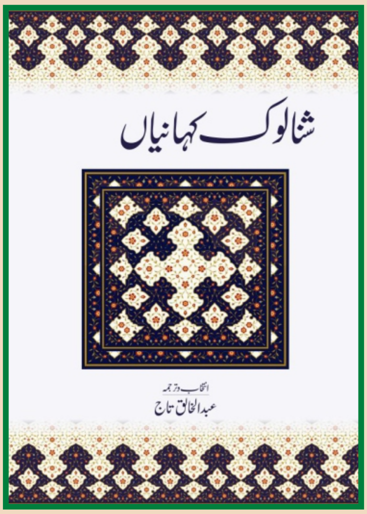

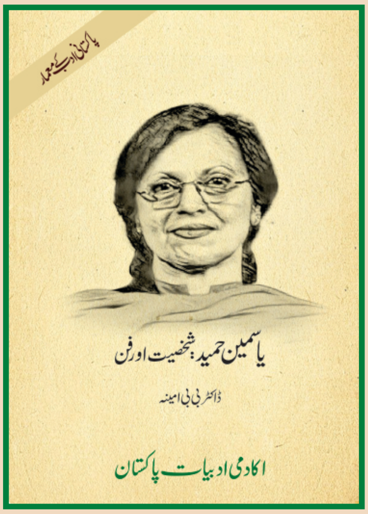

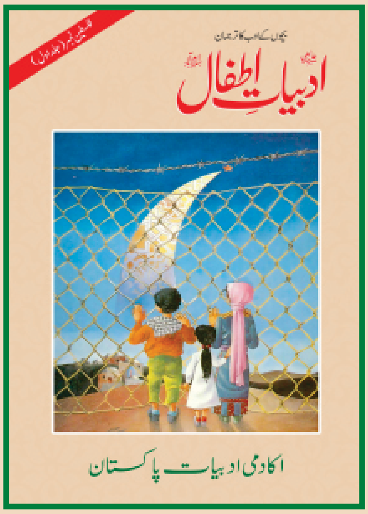

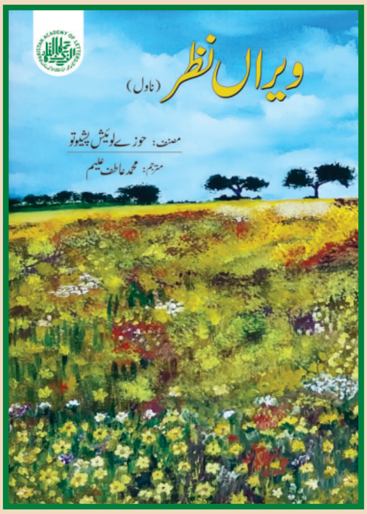

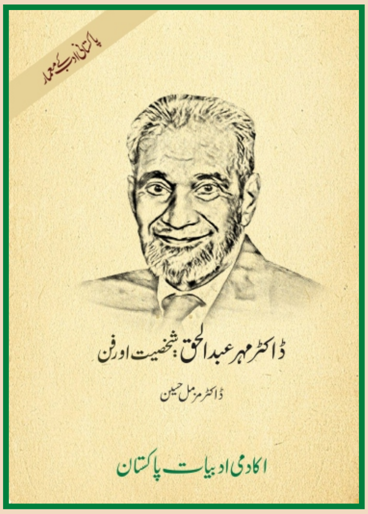

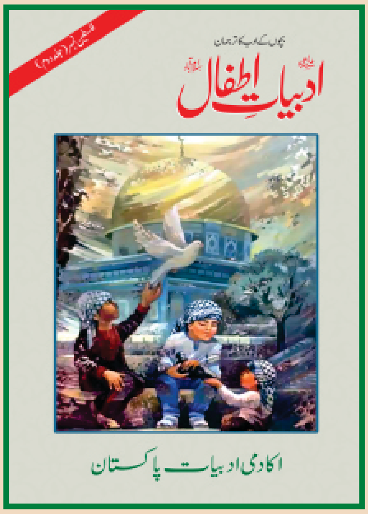

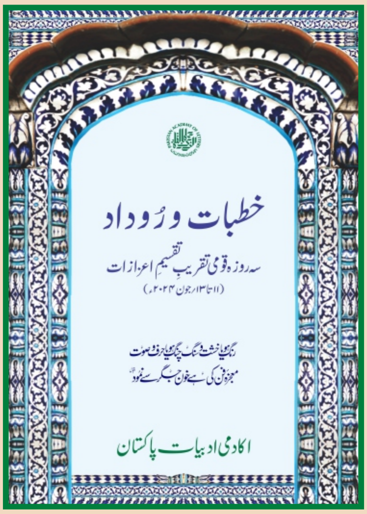

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیر منتظم : سلطان محمد نواز ناصر
مدیر : سعید ساعی
کمپوزنگ، تزئین و آرائش : فاروق شہزاد
ٹائٹل ڈیزائننگ : سجاد احمد
ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد